بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم | نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم | و علی عبدہ المسیح الموعود

جماعت احمدیہ برطانیہ کا تعلیمی، تربیتی اور معلوماتی مجلّہ

ماھنامہ

اخبار احمدیہ

لندن

جنوری،فروری ۲۰۲۱ء | جمادی الاول،جمادی الثانی،رجب ، ہجری قمری ۱۴۴۲ | صلح،تبلیغ،ہجری شمسی ۱۴۰۰ | شمارہ ۱

سبز اشتہار

”سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا۔خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔اور وہ نوراللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔اُس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔فرزند دلبند گرامی ارجمند **مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ**۔ **مَظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعُلَاء كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَاء** ۔جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔تب وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ **وَكَانَ اَمْرًا مَقْضِيًّا**“۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 19/ فروری 2021ء

مارچ 1907ء میں 18 برس کی عمر میں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک عظیم الشان مضمون بعنوان 'محبتِ الٰہی' تحریر فرمایا۔ اس مضمون میں آپؓ فرماتے ہیں کہ انسان کی پیدائش کی غرض ہی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو اور دائمی زندگی بخشنے والے اس سمندر میں غوطہ زن رہے۔ محبت کے نتیجے میں انسان گناہوں سے بچتا اور درجات میں ترقی کرتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھائیں اور اپنے دل میں اخلاص و محبت پیدا کریں اور ایک سورج کی طرح ہوجائیں جس سے دنیا روشنی پکڑتی ہو۔ اس مضمون میں آپؓ نے خدا کے بارے میں یہودیوں، عیسائیوں اور ہندوؤں کے عقائد بیان کیے اور فرمایا کہ اسلام کے زندہ خدا کا ثبوت یہ ہے کہ وہ وحی والہام سے انسان کی آج بھی رہنمائی کرتا ہے۔

امیر جماعت برطانیہ
رفیق احمد حیات

مبلغ انچارج
عطاء المجیب راشد

نگران
منصور احمد شاہ

مدیر اعلیٰ
ولید احمد

ادارتی بورڈ
لطیف احمد شیخ، مبارک صدیقی، رانا عبدالرزاق خاں

پروف ریڈنگ
محمد احمد عمر، افضال ربانی، رانا عبدالرزاق خاں

مترجم۔ شیخ رفیق احمد

ٹائپ سیٹنگ
لطیف احمد شیخ، سید حسن خان،

میگزین ڈیزائن
اظہر مانی

سرورق ڈیزائن
مرزا ندیم احمد

ایڈیٹر انگریزی
احد بھنو ، ندیم وِنڈرمین

سرورق ڈیزائن
تنویر کھوکھر

مینیجر ۔ شیخ طاہر احمد

ترسیل
رفیق صالح ناصر، ابراہیم خان، ارسلان توقیر ملک، دانیال احمد صدیقی، مبشر شہزاد، عادل عرفان، وقار خالد، ولید احمد ، جلیس حامد، یاسر احمد، اویس احمد، تصدق خان ، کامل محمود، عادل محمود ۔

فہرست مضامین

صفحہ

اداریہ	4
خلاصہ خطبات جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	5
رشتوں کے انتخاب میں دینی پہلو کو ترجیح	16
مجلسِ عرفان	18
خبرنامہ	22
گلدستہ	40
بچوں کی دنیا	46

قال اللہ تعالیٰ

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ

اور جواللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرے اوراللہ سے ڈرے

اوراس کا تقویٰ اختیار کرے تو یہی ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

(سورہ النور ۵۳ ترجمہ از حضرت خلیفتہ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

قال الرسول ﷺ

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِىْ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

’’تنگدستی اور خوشحالی، خوشی اور ناخوشی، حق تلفی اور ترجیحی سلوک، غرض ہر حالت میں تیرے لئے

حاکمِ وقت کے حکم کو سُننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔‘‘

(مسلم کتاب الامارۃ باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ)

کلام الامام علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

’’اللہ تعالیٰ صرف دعووں سے خوش نہیں ہوتا جب تک کوئی حقیقت ساتھ نہ ہو اور دعویٰ کے ثبوت میں کچھ عملی ثبوت اور تبدیلی حالت کی دلیل نہ ہو۔

بیعت کی حقیقت سے پوری واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور اس پر کاربند ہونا چاہئے اور بیعت کی حقیقت یہی ہے

کہ بیعت کنندہ اپنے اندر سچی تبدیلی اور خوف خدا اپنے دل میں پیدا کرے اور اصل مقصود کو پہچان کر اپنی زندگی میں ایک پاک نمونہ کر کے دکھاوے

اگر یہ نہیں تو پھر بیعت سے کچھ فائدہ نہیں بلکہ یہ بیعت پھر اس کے واسطے اور بھی باعث عذاب ہوگی

کیونکہ معاہدہ کر کے جان بوجھ اور سوچ سمجھ کر نافرمانی کرنا سخت خطرناک ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۰۴،۲۰۵)

خلاصہ خطباتِ جمعہ

فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(خلاصہ خطبات جمعہ ادارہ اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

خلفائے راشدین میں سے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۲۷ر نومبر ۲۰۲۰ء بمطابق ۲۷ر نبوت ۱۳۹۹ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضورانور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج خلفائے راشدین کے بارے میں حضرت علیؓ بن ابو طالب کے ذکر سے شروع کروں گا۔ ان کے والد کا نام عبدمناف تھا جن کی کنیت ابوطالب تھی۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھا۔ آپؓ بعثت نبویؐ سے دس سال قبل پیدا ہوئے تھے۔ قد درمیانہ، آنکھیں سیاہ، جسم فربہ، کندھے چوڑے تھے۔ والدہ نے آپؓ کا نام اپنے والد کے نام پر اسد رکھا تھا۔ آپؓ کی پیدائش کے وقت ابوطالب گھر پر موجود نہ تھے۔ جب واپس آئے تو انہوں نے آپؓ کا نام اسد کے بجائے علیؓ رکھ دیا۔ حضرت علیؓ کی کنیت ابوالحسن، ابوسِبطین اور ابوتُراب تھی۔

حضورانور نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کے قبول اسلام کے بارے میں ابن اسحاق سے یہ روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجہؓ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو حضرت علیؓ نے کہا اے محمدؐ! یہ کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ کا دین ہے جو اس نے اپنے لئے چن لیا ہے اور رسولوں کو اس کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ پس میں تمہیں اللہ اور اس کی عبادت اور لات اور عزیٰ کے انکار کی طرف بلاتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا یہ ایسی بات ہے جس کے بارے میں آج سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا۔ میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرسکتا جب تک ابوطالب سے اس کا ذکر نہ کرلوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا کہ آپؐ کے اعلان نبوت سے پہلے یہ راز کھل جائے۔ چنانچہ فرمایا کہ اے علی! اگر تم اسلام نہیں قبول کرتے تو اس بات کو پوشیدہ رکھو۔ پس حضرت علیؓ نے وہ رات گزاری پھر اللہ نے حضرت علیؓ کے دل میں اسلام کو داخل کر دیا اور اگلی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمدؐ! رات کو آپ نے میرے سامنے کیا چیز پیش فرمائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور لات اور عزیٰ کا انکار کرو اور اللہ تعالیٰ کے شریکوں سے برأت کا اظہار کرو۔ حضرت علیؓ نے ایسا ہی کیا اور اسلام قبول کر لیا۔ حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت علیؓ تھے۔ اس وقت حضرت علیؓ کی عمر تیرہ برس تھی۔

حضورانور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہؓ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ کو عظیم الشان قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائی کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے لئے رات کے وقت اپنے گھر سے نکلنا چاہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا تم میرے بستر پر لیٹ جاؤ تا کہ کفار اگر جھانک کر دیکھیں تو انہیں یہ دکھائی دیتا رہے کہ کوئی شخص بستر پر سو رہا ہے اور وہ تعاقب کے لیے اِدھر اُدھر نہ نکلیں۔ اس وقت بڑے اطمینان کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر لیٹ گئے اور آپؓ نے اپنی چادر ان پر ڈال دی۔ جب صبح ہوئی اور قریش نے دیکھا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بجائے حضرت علیؓ آپ کے بستر سے اٹھے ہیں تو وہ اپنی ناکامی پر دانت پیس کر رہ گئے

اورانہوں نے حضرت علیؓ کو مارا پیٹا مگر اس سے کیا بن سکتا تھا۔ خدائی نوشتے پورے ہو چکے تھے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلامتی کے ساتھ مکہ سے باہر جا چکے تھے۔ اس وقت حضرت علیؓ کو کیا معلوم تھا کہ مجھے اس ایمان کے بدلے میں کیا ملنے والا ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ اس قربانی کے بدلے میں صرف حضرت علیؓ ہی عزت نہیں پائیں گے بلکہ حضرت علیؓ کی اولاد بھی عزت پائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیؓ پر پہلا فضل تو یہ کیا کہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف بخشا۔ دوسرا فضل اللہ تعالیٰ نے ان پر یہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ان کے لیے اتنی محبت پیدا کی کہ آپؐ نے بارہا ان کی تعریف فرمائی۔

حضور انور نے آخر میں مڑھ بلوچاں ضلع ننکانہ میں مخالفین احمدیت کی طرف سے شہید کئے گئے ڈاکٹر طاہر محمود صاحب شہید ابن طارق محمود صاحب کی شہادت، مکرم جمال الدین محمود صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری سیرالیون، مکرمہ امۃ السلام صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری صلاح الدین صاحب مرحوم سابق ناظم جائیداد اور مشیر قانونی ربوہ اور مکرمہ منصورہ بشریٰ صاحبہ والدہ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان سب کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۴؍دسمبر ۲۰۲۰ء بمطابق ۴؍فتح ۱۳۹۹ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت علیؓ کے گزشتہ خطبہ میں ذکر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت علیؓ کی مؤاخات کے بارے میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو دو مرتبہ اپنا بھائی قرار دیا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین کے درمیان مکے میں مؤاخات قائم فرمائی۔ پھر آپؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مدینے میں ہجرت کے بعد مؤاخات قائم فرمائی اور دونوں مرتبہ حضرت علیؓ سے فرمایا اَنْتَ اَخِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت علیؓ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے سوائے غزوہ تبوک کے۔ غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اہل و عیال کی نگہداشت کے لئے مقرر فرمایا تھا۔ حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر میرے اور حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں فرمایا تم دونوں میں سے ایک کے دائیں جانب حضرت جبرئیل ہیں اور دوسرے کے دائیں جانب حضرت میکائیل ہیں اور حضرت اسرافیل عظیم فرشتہ ہے جو لڑائی کے وقت حاضر ہوتا ہے اور صف میں ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ سے شادی ۲ ہجری

انسانی عقلیں اور تدبیریں
خلافت کے تحت ہی
کامیابی کی راہ دکھا سکتی ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

میں ہوئی۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ اور پھر حضرت عمرؓ دونوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ کر حضرت فاطمہؓ سے شادی کی درخواست کی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپؐ حضرت فاطمہؓ کی شادی مجھ سے کریں گے؟ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علیؓ سے یہ رشتہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: میرے ربّ نے مجھے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اپنی تنگدستی اور غربت کے باوجود زہد و قناعت کا نمونہ دکھایا کرتے تھے۔ چنانچہ احادیث میں ذکر ہے کہ حضرت فاطمہؓ نے چکی چلانے سے اپنے ہاتھ میں تکلیف کی شکایت کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئیں اور آپؐ کو نہ پایا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کے آنے کا بتایا۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں پر لیٹ چکے تھے۔ ہم کھڑے ہونے لگے تو آپؐ نے فرمایا کہ اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو۔ پھر آپؐ ہمارے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ میں نے آپؐ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کی۔ آپؐ نے فرمایا کیا میں تم دونوں کو اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جو تم نے مانگا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب تم دونوں اپنے بستروں پر لیٹو تو چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو، تینتیس دفعہ سبحان اللہ کہو اور تینتیس دفعہ الحمدللہ کہو۔ یہ تم دونوں کے لئے خادم سے زیادہ بہتر ہے۔ یہ ذکر ابھی چل رہا ہے۔ آئندہ بھی ہوگا ان شاءاللہ تعالیٰ۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل پاکستان میں حالات مزید سخت ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ بعض حکومتی افسران مولوی کے پیچھے چل کے اور ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کر کے ہمیں جس حد تک نقصان پہنچا سکتے ہیں پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس لئے خاص طور پر دعائیں کریں اور ربوہ کے احمدی بھی پاکستان میں رہنے والے، دوسرے شہروں میں بسنے والے احمدی بھی ہر جگہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ان کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کے منصوبے جو نہایت بھیانک اور خطرناک منصوبے ہیں ان سے بچا کے رکھے اور ان لوگوں کی اب پکڑ کے جلد سامان فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرم کمانڈر چودھری محمد اسلم صاحب آف کینیڈا، محترمہ شاہینہ قمر صاحبہ اہلیہ قمر احمد شفیق صاحب ڈرائیور نظارت علیا اور ان کے بیٹے عزیز ثمر احمد قمر کی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پانے اور مکرمہ سعیدہ افضل کھوکھر صاحبہ اہلیہ محمد افضل کھوکھر صاحب شہید کی وفات پر ان سب کا ذکر خیر فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۱۱ر دسمبر ۲۰۲۰ء بمطابق ۱۱ر فتح ۱۳۹۹ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت علیؓ کے گزشتہ خطبات میں ذکر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ غزوہ احد کے موقع پر جب ابن قمئہ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو شہید کیا تو اس نے یہ گمان کیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ قریش کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا ہے۔ جب حضرت مصعبؓ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علیؓ کے سپرد کیا۔ چنانچہ حضرت علیؓ اور باقی مسلمانوں نے لڑائی کی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ غزوہ احد کے موقع پر مشرکین کے علمبردار طلحہ بن ابوطلحہ نے حضرت علیؓ کو للکارا۔ انہوں نے آگے بڑھ کر ایسا وار کیا کہ وہ زمین پر ڈھیر ہو کر تڑپنے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی ایک جماعت دیکھ کر حضرت علیؓ کو ان پر حملہ کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت علیؓ نے عمرو بن عبداللہ جُمَحی کو قتل کر کے انہیں منتشر کر دیا۔ پھر آپؐ نے کفار کے دوسرے دستہ پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

حضرت علیؓ نے شَیبَہ بن مَالِک کو ہلاک کیا تو حضرت جبرئیلؑ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یقیناً یہ ہمدردی کے لائق ہے یعنی حضرت علیؓ کے بارے میں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں علیؓ مجھ سے ہے اور میں علیؓ سے ہوں۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ میں آپ دونوں میں سے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوگ ہٹ گئے تو میں نے شہداء کی لاشوں میں دیکھنا شروع کیا تو ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا۔ تب میں نے کہا خدا کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ بھاگنے والے تھے اور نہ ہی میں نے آپؐ کو شہداء میں پایا ہے لیکن اللہ ہم سے ناراض ہوا اور اس نے اپنے نبی کو اٹھا لیا ہے پس اب میرے لیے بھلائی یہی ہے کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں۔ پھر میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا۔ وہ اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان ہیں۔

حضرت عَمرو بن شَاس اَسلَمِیؓ جو صلح حدیبیہ کے شاملین میں سے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ یمن کی طرف روانہ ہوا۔ سفر کے دوران انہوں نے میرے ساتھ سختی کی یہاں تک کہ میں اپنے دل میں ان کے بارے میں کچھ محسوس کرنے لگا۔ پس جب میں یمن سے واپس آیا تو میں نے ان کے خلاف مسجد میں شکایت کی یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ ایک دن مَیں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ کی نظر مجھ پر پڑی تو آپؐ نے مجھے غور سے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تیز نظر سے دیکھا یہاں تک کہ جب میں بیٹھا تو آپؐ نے فرمایا: اے عَمرو! خدا کی قسم! تو نے مجھے اذیت دی ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مَیں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ آپ کو تکلیف پہنچاؤں۔ آپؐ نے فرمایا: کیوں نہیں جس نے علیؓ کو اذیت دی تو اس نے مجھے اذیت دی۔ یہ مسند احمد بن حنبل کی روایت ہے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ آج بھی میں دعا کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ گذشتہ جمعہ الجزائر کے بارے میں ذکر نہیں ہوا تھا وہاں بھی احمدیوں پر کافی سخت حالات ہیں اور بعض کو اسیر بھی بنایا گیا ہے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی حالات میں آسانی پیدا کرے اور اسیروں کی جلد رہائی کے بھی سامان ہوں اور وہاں کے جو سختی کے حالات ہیں حکومت کو بھی عقل دے کہ وہ انصاف سے کام لیتے ہوئے احمدیوں کے حق ادا کرنے والی ہو۔ اسی طرح پاکستان کے حالات بھی سختی کی طرف ہیں۔ میں نے کہا تھا انفرادی طور پر بعض افسران ایسے ہیں ان کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اگر ان مولویوں اور افسران کو عقل نہیں دینا چاہتا یا ان کو عقل نہیں آئے گی یا ان کا مقدر ہی یہی ہے کہ وہ اسی طرح کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آئیں تو پھر اللہ تعالیٰ جلد ان کی پکڑ کے سامان پیدا فرمائے اور احمدیوں کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور نے مکرم رشید احمد صاحب ابن محمد عبداللہ صاحب ربوہ کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد نماز جمعہ کے بعد ان کا نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۱۸ دسمبر ۲۰۲۰ء بمطابق ۱۸ فتح ۱۳۹۹ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری میں آپؓ کی خدمت کا ذکر اس طرح ملتا ہے۔ بخاری میں روایت ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور آپؐ کی بیماری بڑھ گئی تو آپؐ نے اپنی ازواج سے اجازت لی کہ میرے گھر میں آپؐ کی تیمارداری کی جائے تو آپؐ

کوانہوں نے اجازت دے دی۔اس پر آپؐ دو آدمیوں کے درمیان نکلے۔ آپؐ کے پاؤں زمین پر لکیر ڈال رہے تھے اور آپؐ حضرت عباسؓ اور ایک دوسرے آدمی کے درمیان تھے یعنی حضرت عائشہؓ کے گھر میں ہی تھے اور وہیں سے آپؐ مسجد جانے کے لئے دو آدمیوں کا سہارا لے کر باہر آئے۔عبیداللہ نے کہا کہ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابن عباسؓ سے کیا جو حضرت عائشہؓ نے کہی تھی تو انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو وہ کون آدمی تھے جس کا حضرت عائشہؓ نے نام لیا تھا ؟ میں نے کہا نہیں۔ ایک تو حضرت عباسؓ تھے جن کا حضرت عائشہؓ نے نام لیا تھا اور دوسرے آدمی جس کا نام نہیں لیا تھا انہوں نے کہا کہ وہ حضرت علی بن ابی طالبؓ تھے۔حضرت عامر سے روایت ہے کہ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؓ، حضرت فضلؓ اور حضرت اسامہ بن زیدؓ نے غسل دیا اور انہی افراد نے آپؐ کو قبر میں اتارا۔اور ایک روایت میں یہ ہے کہ انہوں نے آپ کے ساتھ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کو بھی داخل کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کی حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کرنے کے بارے میں مختلف روایتیں آتی ہیں کیونکہ بعض روایات میں یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے پوری رضا و رغبت کے ساتھ فوراً حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تھی۔بعض اس کے خلاف لکھتے ہیں۔ بہرحال حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت مروی ہے کہ مہاجرین و انصار نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی تو حضرت ابوبکرؓ منبر پر چڑھے تو انہوں نے لوگوں کی طرف دیکھا تو ان میں حضرت علیؓ کو نہ پایا۔حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کے بارے میں دریافت فرمایا۔ انصار میں سے کچھ لوگ گئے اور حضرت علیؓ کو لے آئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور آپؐ کے داماد! کیا تم مسلمانوں کی طاقت کو توڑنا چاہتے ہو؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! گرفت نہ کیجئے۔ پھر انہوں نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔

حضور انور نے حضرت علیؓ کی سیرت مبارکہ کے مزید واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ آج پھر میں دوبارہ الجزائر کے احمدیوں کے لئے بھی اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے۔الجزائر میں بھی حالات سخت کئے جا رہے ہیں۔ وہاں بھی ایک سرکاری وکیل ہے وہ بار بار احمدیوں پر مقدمے بنا رہا ہے۔ پاکستان میں بھی اسی طرح مشکلات میں ڈالا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو جو مشکلات کھڑی کر رہے ہیں یا کسی قسم کی مخالفت کر رہے ہیں عبرت کا نشان بنائے اور جلد احمدیوں کے حالات ٹھیک فرمائے۔لیکن ساتھ ہی میں پاکستان کے احمدیوں کو خاص طور پر یہ بھی کہوں گا کہ دعاؤں کی طرف جس طرح توجہ کی ضرورت ہے اس طرح توجہ کا ابھی بھی احساس نہیں ہے۔ پس پہلے سے بڑھ کر اور بہت بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں جلد ان مشکلات سے نکالے اور آسانیاں پیدا فرمائے اور ہم حقیقی اسلام کا پیغام آزادی کے ساتھ پاکستان میں بھی اور دنیا کے ہر کونے میں بھی پہنچانے والے ہوں۔

حضور انور نے آخر میں ڈاکٹر طاہر احمد صاحب ربوہ ابن چودھری عبدالرزاق صاحب شہید سابق امیر ضلع نوابشاہ، مکرم حبیب اللہ مظہر صاحب ابن چودھری اللہ دتہ صاحب، مکرم بشیر الدین احمد صاحب اور محترمہ امینہ احمد صاحبہ اہلیہ خلیفہ رفیع الدین احمد صاحب کی وفات پر ان کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان سب کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۲۵ دسمبر ۲۰۲۰ء بمطابق ۲۵ فتح ۱۳۹۹ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ایک بہت اہم بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چونکہ تم لوگ بھی صحابہؓ کے مشابہ ہو اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تاریخ سے بیان کروں کہ کس

طرح مسلمان تباہ ہوئے اور کون سے اسباب ان کی ہلاکت کا باعث بنے۔ پس تم ہوشیار ہو جاؤ اور جو لوگ تم میں نئے آئیں ان کے لیے تعلیم کا بندوبست کرو۔ حضرت عثمانؓ کے وقت جو فتنہ اٹھا تھا وہ صحابہؓ سے نہیں اٹھا تھا۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ صحابہؓ نے اٹھایا تھا ان کو دھوکا لگا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت علیؓ کے مقابلے میں بہت سے صحابہؓ تھے اور معاویہ کے مقابلہ میں بھی لیکن میں کہتا ہوں کہ اس فتنہ کے بانی صحابہؓ نہیں تھے بلکہ وہی لوگ تھے جو بعد میں آئے اور جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب نہ ہوئی اور آپؐ کے پاس نہ بیٹھے۔ پس میں آپ لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں اور فتنہ سے بچنے کا یہ طریق بتاتا ہوں کہ کثرت سے قادیان آؤ اور بار بار آؤ تا کہ تمہارے ایمان تازہ رہیں اور تمہاری خشیت اللہ بڑھتی رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج کل اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کی صورت مہیا فرمائی ہے۔ خطبات ساری دنیا میں دکھائے جاتے ہیں اور پروگرام دکھائے جاتے ہیں۔ اس لئے تربیت کے لئے بہت ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں۔ ایم ٹی اے کے ساتھ بھی تعلق رکھیں اور خاص طور پر جمعے کے خطبات ضرور ایم ٹی اے کے ذریعہ سے سنا کریں تا کہ خلافت سے تعلق قائم رہے اور بہتر ہوتا رہے اور بڑھتا رہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جنگ جمل کے اختتام پر حضرت علیؓ نے حضرت عائشہؓ کے لئے تمام سواری اور زادِ راہ تیار کیا اور حضرت عائشہؓ کو چھوڑنے کے لئے خود تشریف لائے۔ جس دن حضرت عائشہؓ نے روانہ ہونا تھا حضرت علیؓ حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے اور آپؓ کے لئے کھڑے ہوئے اور تمام لوگوں کی موجودگی میں حضرت عائشہؓ لوگوں کے سامنے نکلیں اور کہا کہ خدا کی قسم! میرے اور حضرت علیؓ کے درمیان شروع سے کبھی کوئی اختلاف نہ تھا سوائے اس کے جو مرد اور اس کے سسرالی رشتہ داروں کے درمیان عام طور پر بات ہوا کرتی ہے۔ یعنی چھوٹی موٹی باتیں ہیں اور حضرت علیؓ میری نیکیوں کے حصول کا ذریعہ ہیں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اے لوگو! حضرت عائشہؓ نے اچھی اور سچی بات کہی ہے۔ میرے اور حضرت عائشہؓ کے درمیان محض یہی اختلاف تھا۔ حضرت عائشہؓ دنیا و آخرت میں تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں۔ حضرت علیؓ حضرت عائشہؓ کو چھوڑنے کے لئے کئی میل ساتھ تشریف لے گئے اور حضرت علیؓ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہؓ کے ہمراہ جائیں اور ایک دن کے بعد واپس آ جائیں۔ پھر جنگِ صفّین ہوئی تھی۔ جنگِ نہروان ہوئی۔ بہرحال یہ ذکر ابھی چل رہا ہے۔ آئندہ اگلے ہفتے بھی چلے گا۔ اِن شاءاللہ۔

حضور انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لئے دعا کے لئے کہتے ہوئے فرمایا کہ الجزائر کی تو ایک خوش کن خبر ہے کہ گذشتہ دو تین دنوں میں دو مختلف عدالتوں نے جھوٹے الزام میں ملوث بہت سارے احمدیوں کو بری کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان منصف مزاج ججوں کو جزا دے اور باقی انتظامیہ اور عدلیہ کو بھی انصاف سے کام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان کے بعض افسران اور منصف جو انصاف سے دور ہٹ رہے ہیں اور اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بھی توفیق دے کہ اپنے دلوں کے بغض اور کینے کو نکال کر معاملے کو دیکھنے والے ہوں۔ جن لوگوں کی اصلاح اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقدر نہیں اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کے سامان جلد فرمائے اور احمدیوں کے لئے پاکستان میں بھی امن وسکون کے سامان پیدا فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں مکرمہ حمدیٰ عباس صاحبہ اہلیہ مکرم عباس بن عبدالقادر صاحب شہید خیر پور، مکرم رضوان سیّد نعیمی صاحب آف عراق، مکرم ملک علی محمد صاحب ہجکہ ضلع سرگودھا والد محترم محمد افضل ظفر صاحب مربی سلسلہ کینیا، مکرم احسان احمد صاحب لاہور اور مکرم ریاض الدین شمس صاحب کی وفات پر ان کے ذکرِ خیر اور جماعتی خدمات کا تذکرہ فرمایا اور بعد نماز جمعہ ان سب کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

”نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے“

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات، جلد ۲، صفحہ ۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

یکم جنوری ۲۰۲۱ء بمطابق یکم صلح ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ حضرت علیؓ کی شہادت کے پس منظر میں بیان فرماتے ہیں کہ ابھی معاملات پوری طرح سلجھے نہ تھے کہ خوارج کے گروہ نے یہ مشورہ کیا کہ اس فتنہ کو اس طرح دور کرو کہ جس قدر بڑے آدمی ہیں ان کو قتل کر دو۔ چنانچہ ان کے دلیر یہ اقرار کر کے نکلے کہ ان میں سے ایک حضرت علیؓ کو، ایک حضرت معاویہؓ کو اور ایک عمرو بن العاصؓ کو ایک ہی دن اور ایک ہی وقت میں قتل کر دے گا۔ جو حضرت معاویہؓ کی طرف گیا تھا اس نے حضرت معاویہؓ پر حملہ کیا لیکن اس کی تلوار ٹھیک نہیں لگی اور حضرت معاویہ صرف معمولی زخمی ہوئے۔ وہ شخص پکڑا گیا اور بعدازاں قتل کیا گیا۔ جو عمرو بن العاصؓ کو مارنے گیا تھا وہ بھی ناکام رہا کیونکہ وہ بوجہ بیماری نماز کے لئے نہ آئے تھے اور جو شخص نماز پڑھانے کے لئے آیا تھا (یعنی اس وقت حضرت عمرو بن العاصؓ کی جگہ) اس نے اس کو مار دیا اور خود پکڑا گیا اور بعدازاں مارا گیا۔ جو شخص حضرت علیؓ کو مارنے کے لئے نکلا تھا اس نے جبکہ آپؓ صبح کی نماز کے لئے کھڑے ہونے لگے آپؓ پر حملہ کیا اور آپؓ خطرناک طور پر زخمی ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت علیؓ کی شہادت کی پیشگوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ حضرت عبید اللہؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علی! کیا تم جانتے ہو کہ اوّلین اور آخرین میں سے سب سے بدبخت شخص کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسولؐ سب سے زیادہ جانتے ہیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ پہلوں میں سب سے بدبخت شخص حضرت صالحؑ کی اونٹنی کی کونچیں کاٹنے والا تھا اور اے علی! آخرین میں سب سے بدبخت وہ شخص ہو گا جو تمہیں نیزہ مارے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ کی طرف اشارہ فرمایا جہاں آپؓ کو نیزہ مارا جائے گا۔ حضرت علیؓ کی لونڈی اُمّ جعفر کی روایت ہے کہ میں حضرت علیؓ کے ہاتھوں پر پانی ڈال رہی تھی کہ آپؓ نے اپنا سر اٹھایا اور اپنی داڑھی کو پکڑ کر اسے ناک تک بلند کیا اور داڑھی کو مخاطب کر کے فرمایا واہ واہ! تیرے کیا کہنے۔ تم ضرور خون میں رنگی جاؤ گی۔ پھر جمعہ کے دن آپ شہید کر دیے گئے۔ ایک روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے قاتل ابنِ مُلجَم کے بارے میں فرمایا اس کو بٹھاؤ۔ اگر میں مر گیا تو اسے قتل کر دینا مگر اس کا مُثلہ نہ کرنا اور اگر مَیں زندہ رہا تو مَیں خود اس کی معافی یا قصاص کا فیصلہ کروں گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا، فَمَنْ اَرَادَ الْمَدِیْنَۃَ، فَلْیَاْتِ الْبَابَ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جو اس شہر کا قصد کرے اس کو چاہیے کہ وہ اس کے دروازے پر آئے۔ پس حضرت علیؓ کو بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء میں سے قرار دیا ہے مگر خیبر کی جنگ میں سب سے نازک وقت میں اسلام کا جھنڈا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ ہی کے ہاتھ میں دیا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت علماء بزدل نہیں تھے بلکہ سب سے زیادہ بہادر تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج نئے سال کا پہلا دن ہے اور پہلا جمعہ ہے۔ دعا کریں کہ یہ سال جماعت کے لئے، دنیا کے لئے، انسانیت کے لئے بابرکت ہو۔ گذشتہ ایک سال سے ہم ایک نہایت خطرناک وبائی مرض کا سامنا کر رہے ہیں لیکن لگتا ہے کہ اکثریت دنیا کی اس بات کی طرف توجہ نہیں دینا چاہتی کہ کہیں یہ وبا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیں اپنے حقوق و فرائض کی طرف توجہ دلانے کے لئے نہ ہو۔ پس یہ سال مبارکبادوں کا سال اُس وقت بنے گا جب ہم اپنے فرائض کو اس نہج پر ادا کرنے والے ہوں گے کہ لوگوں کو سمجھائیں، دنیا کو سمجھائیں اور ظاہر ہے کہ یہ سب کرنے کے لئے ہمیں اپنی حالتوں کے بھی جائزے لینے ہوں گے۔ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بچہ، بوڑھا یہ عہد کرے کہ اس سال میں نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو اس کی توفیق عطا

فرمائے۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں بھی یاد رکھیں۔

احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اور وقف جدید کے چونسٹھویں سال کا اعلان

۸/جنوری ۲۰۲۱ء بمطابق ۸/صلح ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۴۶ کی تلاوت و ترجمہ کے بعد فرمایا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کو قرض دینے کا ذکر ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو انسانی پیسے کی ضرورت ہے اور اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے وہ قرض مانگ رہا ہے۔ قرض کے ایک تو عام معنی ہیں جو ہم قرض کے لین دین میں استعمال کرتے ہیں، کسی سے ادھار لیا دیا لیکن اس کے لغوی معنی اچھے یا بُرے بدلے کے بھی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ایک مجلس میں اس حوالے سے بیان کرتے ہوئے ایک جگہ یوں فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے۔ ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزا کے ساتھ واپس کروں گا۔“ یعنی بڑھا کر واپس کروں گا ”یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس سے فضل کرنا چاہتا ہے۔“

حضور انور نے فرمایا کہ مالی قربانیوں کے سلسلہ میں تو افراد جماعت سے بہتر اَور کون جان سکتا ہے۔ ہر طبقے کے احمدی کا ذاتی تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر، اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اس کی راہ میں خرچ کرنا جہاں دل کے سکون کا باعث بنتا ہے وہاں دنیاوی لحاظ سے بھی ہزاروں لوگ اس تجربہ سے گزرتے ہیں کہ حیرت انگیز طور پر اللہ تعالیٰ وہ رقم جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دی ہوتی ہے واپس لوٹاتا ہے۔ ایسے بہت سے احمدی ہیں جو صرف قربانی کرتے ہیں یعنی قربانی کے نام پہ قربانی کرتے ہیں اور صرف یہ خواہش ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ بعض ایسے بھی ہیں جو بُرے حالات کے باوجود قربانی کر دیتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کی اپنی ضروریات کسی نہ کسی طرح پوری کر ہی دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کی اس امید کو بھی پوری کر دیتا ہے اور ان کو بھی حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ضرورت پوری کر دی لیکن شرط یہ ہے کہ نیک نیتی سے خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کی جائے اور اس کے لیے باقی احکامات اور نیکیوں کو بھی بجا لایا جائے۔

حضور انور نے دنیا بھر کے احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز چند واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تریسٹھواں سال ختم ہوا اور چونسٹھواں سال شروع ہو گیا۔ اللہ کے فضل سے جماعت کو اس سال کے دوران میں ایک کروڑ پانچ لاکھ تیس ہزار پاؤنڈ کی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔ یہ وصولی گذشتہ سال سے آٹھ لاکھ ستاسی ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔ اب یہ کسی انسانی کوشش کا نتیجہ نہیں ہوسکتی۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔

حضور انور نے دنیا کی مختلف جماعتوں کی پوزیشنز کا بھی اعلان فرمایا جس کے مطابق اس سال بھی برطانیہ اوّل، دوسرے نمبر پر جرمنی، پاکستان تیسرا نمبر، کینیڈا چوتھے نمبر پہ، پھر امریکہ، بھارت، آسٹریلیا، مڈل ایسٹ کی ایک جماعت، انڈونیشیا اور گھانا ہیں۔ برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں فارنہم، اسلام آباد، ووسٹر پارک، پٹنی، برمنگھم ساؤتھ، جلنگھم، ساؤتھ چیم، مسجد فضل، برمنگھم ویسٹ اور نیو مولڈن۔ پہلے پانچ ریجنز میں بیت الفتوح، مسجد فضل، اسلام آباد، مڈ لینڈز اور بیت الاحسان جبکہ چھوٹی دس جماعتیں لیمنگٹن سپا، سپن ویلی، بورن متھ، برٹن اپان ٹرینٹ، پیٹر برا، کونٹری، ایڈنبرا، کیتھلی اور سوانزی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ ان کو روحانی ترقی بھی عطا فرمائے اور یہ لوگ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ پاکستان کے احمدیوں

کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات کو دور فرمائے۔اسیران کی جلد رہائی کے بھی سامان پیدا فرمائے جس میں الجزائر کے اسیران بھی شامل ہیں۔الجزائر میں بھی کافی مخالفت ہے۔ان کے لئے بھی دعا کریں۔اسی طرح دنیا کے عمومی حالات کے بارے میں بھی دعا کریں جو بہت تیزی سے بگڑ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ سب انسانیت پر رحم فرمائے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۱۵؍جنوری ۲۰۲۱ء بمطابق ۱۵؍صلح ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔یوکے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا آج بھی آپؓ کا ذکر ہی ہوگا اور آج آپؓ کے بارے میں جو معلومات، جو مواد میں نے اکٹھا کیا ہوا تھا وہ مکمل ہو جائے گا۔ انشاء اللہ ۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”حضرت امام حسینؓ نے ایک دفعہ سوال کیا حضرت علیؓ سے کہ آپؓ مجھ سے محبت کرتے ہیں؟ حضرت علیؓ نے فرمایا ہاں۔حضرت حسین علیہ السلام نے اس پر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کس طرح جمع ہو سکتی ہیں؟ پھر حضرت امام حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ پر آپؓ کس سے محبت کریں گے؟ فرمایا (حضرت علیؓ نے) اللہ سے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ کے بیٹوں حسنؓ اور حسینؓ کو ایک شخص پڑھایا کرتا تھا۔حضرت علیؓ ایک دفعہ اپنے بچوں کے پاس سے گزرے تو آپؓ نے سنا کہ آپؓ کے بچوں کو ان کا استاد خَاتِمُ النَّبِیِّین پڑھا رہا تھا۔حضرت علیؓ نے فرمایا میرے بچوں کو خَاتِمُ النَّبِیِّین نہ پڑھاؤ بلکہ خَاتَمُ النَّبِیِّین پڑھایا کرو (یعنی 'ت' کے نیچے زیر کے بجائے 'ت' کے اوپر زبر کے ساتھ پڑھاؤ) بیشک یہ دونوں قرأتیں ہیں لیکن مَیں خَاتَمُ النَّبِیِّین کی قرأت کو زیادہ پسند کرتا ہوں کیونکہ خَاتَمُ النَّبِیِّین کے معنی ہیں نبیوں کی مہر اور خَاتِمُ النَّبِیِّین کے معنی ہیں نبیوں کو ختم کرنے والا۔میرے بچوں کو تاء کی زبر سے پڑھایا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو نصیحت کی۔فرمایا اے علیؓ! اگر تیری تبلیغ سے ایک آدمی بھی ایمان لے آئے تو یہ تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ دو پہاڑوں کے درمیان تیری بھیڑوں اور بکریوں کا ایک بڑا بھاری گلّہ جا رہا ہو اور تو اسے دیکھ کر خوش ہو۔اُمّ المومنین حضرت اُمِّ سَلَمہؓ بیان کرتی ہیں کہ مَیں گواہی دیتی ہوں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے علیؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے علیؓ سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے مجھ سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت علیؓ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپؓ قوم کے سب سے فصیح و بلیغ واعظ اور ان لوگوں میں سے نہ تھے جو لفظوں میں جان ڈال دیتے ہیں؟ اپنی بلاغت اور حسن بیان کے زور سے اور سامعین کے لئے اپنی پُرکشش تاثیر سے لوگوں کو اپنے گرد جمع کر لینا آپؓ کے لئے محض ایک گھنٹے بلکہ اس سے بھی کم تر وقت کا کام تھا۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو۔وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں۔یہاں اب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ختم ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت میں یہ بھی ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ نمازوں کے بعد مَیں ایک نیا ٹی وی چینل لانچ کروں گا جو ایم ٹی اے گھانا کے نام سے چوبیس گھنٹے براڈ کاسٹ ہوگا۔ایم ٹی اے گھانا سیٹلائٹ ڈش کی ضرورت کے بغیر ایک عام ایریل کے

ذریعہ دیکھا جا سکے گا۔ایک جگہ ہمارے مخالفین راستہ بند کرنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ دوسری جگہ اَور کئی راستے کھول دیتا ہے۔ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے جماعت پر فضل۔انشاء اللہ تعالیٰ جو بند راستے ہیں وہ بھی اپنے وقت پہ کھلیں گے۔انشاء اللہ۔لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں ساتھ ہی ساتھ خوشی کے سامان بھی پہنچا دیتا ہے ۔ تو یہ چینل انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک کو کور کرے گا بلکہ ہمسایوں کے کچھ علاقوں کو بھی شاید کور کرے۔ انشاء اللہ جمعہ کے بعد، نمازوں کے بعد مَیں اس کا افتتاح کروں گا۔

دوسری بات جیسا کہ میں آج کل توجہ دلا رہا ہوں۔ پاکستان اور الجزائر کے اسیران کے لیے خاص طور پر دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ پاکستان کے عمومی حالات کے لیے بھی دعا کریں۔اللہ تعالیٰ احمدیوں کو وہاں سکون کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔مخالفین احمدیت کو عقل اور سمجھ دے۔اگر نہیں ہے تو پھر جو بھی اللہ تعالیٰ نے ان سے سلوک کرنا ہے وہ کرے اور جلد ہم ان سے نجات پانے والے بنیں۔اور ہم کو، خاص طور پر پاکستان کے احمدیوں کو خود بھی آج کل نوافل اور دعاؤں اور صدقات پر زور دینا چاہیے۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

خلفائے راشدین میں
تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ کی سیرت مبارکہ کا تذکرہ

۲۲ر جنوری ۲۰۲۱ء بمطابق ۲۲ر صلح ۱۴۰۰ ہجری شمسی
بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد۔ یو کے

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر شروع کروں گا۔ چند ہفتے تک یہ جاری رہے گا۔حضرت عثمانؓ کے بارے میں پہلی بات تو یہ یاد رکھنی چاہیے کہ یہ خود جنگ بدر میں شامل نہیں ہوئے تھے البتہ ان آٹھ خوش نصیب صحابہ میں شامل تھے جنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کے مال غنیمت میں حصہ دے کر جنگ میں شامل ہونا ہی قرار دیا تھا۔آپؓ کا نام عثمان بن عفان بن ابوالعاص بن اُمیّہبن عبدِشمس بن عبدِ مَناف بن قُصَیّبن کِلاب ہے۔ اس طرح آپؓ کا سلسلہ نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب کے ساتھ پانچویں پشت پر عبدِمَناف پر جا کر ملتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی کنیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ زمانہ جاہلیت میں حضرت عثمانؓ کی کنیت ابوعَمرو تھی۔ جب حضرت رقیہؓ بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؓ کے بیٹے عبداللہ پیدا ہوئے تو اس کی مناسبت سے پھر مسلمانوں میں آپؓ کی کنیت ابوعبداللہ بھی معروف ہوگئی۔ابن اسحاق کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت رقیہؓ کی شادی حضرت عثمانؓ سے کی جو غزوہ بدر کے ایام میں وفات پا گئیں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی حضرت رقیہؓ کی بہن حضرت اُمِّ کلثومؓ سے حضرت عثمانؓ کی شادی کردی اس وجہ سے آپؓ کو ذوالنورین کہا جانے لگا۔یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آپؓ کو ذوالنورین اس لئے کہا جاتا تھا کہ آپ ہر رات نماز تہجد میں بہت زیادہ تلاوت قرآن کریم کیا کرتے تھے چونکہ قرآن نور ہے اور قیام اللیل بھی نور ہے اس لئے آپؓ ذوالنورین یعنی ''دو نوروں والا'' کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِارقم میں داخل ہونے سے پہلے قدیمی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔قبول اسلام کے بعد آپؓ پر ظلم بھی ہوئے۔ موسیٰ بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان بن عفانؓ نے اسلام قبول کیا تو آپؓ کے چچا حَکَم بن ابوالعاص بن اُمَیّہ نے آپؓ کو پکڑ کر رسیوں سے باندھ دیا اور کہا کیا تم اپنے آباؤ اجداد کا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتے ہو۔ بخدا میں تمہیں ہرگز نہیں کھولوں گا یہاں تک کہ تم اپنا یہ نیا دین چھوڑ نہ دو۔اس پر حضرت عثمانؓ نے کہا خدا کی قسم! میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا اور نہ اس سے علیحدگی اختیار کروں گا۔حکم نے جب آپؓ کے دین پر مضبوطی کی یہ حالت دیکھی تو پھر مجبوراً آپؓ کو چھوڑ دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام کلثومؓ کی وفات پر فرمایا اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کی شادی بھی عثمان سے کروا دیتا۔ بہر حال یہ ایک محبت کا اظہار تھا جو دونوں طرف سے ہوا۔ ایک فکر تھی حضرت عثمانؓ کی۔ اس رشتہ کا جو تعلق تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم رکھا اور یہ یقین دہانی کرائی کہ یہ تعلق تو قائم ہے۔ باقی ذکر ان شاءاللہ آئندہ ہوگا۔

حضور انورنے فرمایا کہ جیسا کہ میں ہر جمعہ میں تحریک کر رہا ہوں۔ دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ پاکستان کے احمدیوں کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ مخالفین تو اپنی طرف سے اپنے زعم میں دائرہ تنگ کر رہے ہیں لیکن ان کو نہیں پتہ کہ ایک بالا ہستی بھی ہے، خدا تعالیٰ بھی ہے جس کی تقدیر بھی چل رہی ہے اور اس کا دائرہ بھی ان کے اوپر تنگ ہو رہا ہے اور وہ دائرہ جب تنگ ہوتا ہے تو پھر اس سے کوئی فرار نہیں ہوسکتی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور یہ لوگ ابھی بھی عقل سے کام لیں، انصاف سے کام لیں اور بلا وجہ کی ظلم اور تعدی سے باز آئیں۔ اسی طرح الجزائر کے لوگوں کے لئے بھی دعا کریں۔ ان کا ایمان سلامت رہے۔ اسی طرح بعض اور جگہوں پر بھی احمدیوں کی کافی زیادہ مخالفت ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔

حضور انورنے آخر میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب سابق ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ سمیت کُل گیارہ احباب جماعت کی وفات پر ان سب کے ذکر خیر اور جماعتی خدمات کے تذکرے کے بعد نماز جمعہ کے بعد ان سب کے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اخبار احمدیہ

اخبار احمدیہ میں مزید نکھار پیدا کرنے کے لئے ہمیں اپنی تجاویز اور تبصروں سے ضرور نوازیں جبکہ اسے حالاتِ حاضرہ اور جماعتی خبروں سے مزین کرنے کے لیئے اپنی مقامی جماعتی مصروفیات اور پروگراموں پر مشتمل رپورٹیں ہمیں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

نماز باجماعت اسلام کا ایک نہایت ہی اہم حکم ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق اسقدر تاکید فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک نابینا شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری آنکھیں نہیں اور راستہ میں لوگ پتھر وغیرہ ڈال دیتے ہیں جن سے مجھے ٹھوکریں لگتی ہیں۔ کیا میں گھر پر نماز پڑھ لیا کروں؟ پُرانے زمانہ میں لوگ دیواروں کے ساتھ ساتھ پتھر رکھ دیا کرتے تھے تاکہ مکان بارش کے پانی سے محفوظ رہیں۔ اور دیواریں خراب نہ ہوں۔ رسول کریم ﷺ نے اُسے اجازت تو دے دی لیکن پھر فرمایا، کیا تمھارے مکان تک اذان کی آواز آتی ہے؟ اُس نے کہا، یارسول اللہ آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر جس طرح بھی ہو مسجد میں آیا کرو۔ مگر آجکل ان لوگوں کے سامنے جو اذان کی آواز سنکر بھی مسجد میں نہیں آتے کون سے پتھر پڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ یا انہیں کونسی نابینائی لاحق ہوتی ہے کہ وہ مسجدوں میں نماز کے لئے نہیں آتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک اندھے شخص کو بھی جو ٹھوکریں کھا کھا کر گرتا تھا اس بات کی اجازت نہیں دی تھی کہ وہ گھر پر نماز پڑھ لے مگر آجکل لوگ معمولی معمولی عذرات کی بناپر باجماعت نماز کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ انہیں روحانی نابینائی لاحق ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ ۲۳۹، ۲۴۰)

رشتوں کے انتخاب میں
دینی پہلو کو ترجیح دینے کے دلچسپ واقعات

نصیر احمد قمر

لوگ اپنے بچوں اور بچیوں کے رشتوں کے بارہ میں پریشان ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اچھا رشتہ ملنا مشکل ہے۔ اس قسم کا اظہار لڑکے کے والدین کی طرف سے بھی ہوتا ہے اور لڑکیوں کے والدین کی طرف سے بھی۔ حالانکہ اگر فریقین یعنی لڑکا اور لڑکی اور ہر دو کے والدین اپنی اپنی جگہ نیکی اور تقویٰ اور توکل اور دعاؤں سے کام لیں اور نظام جماعت سے اور خلافت سے اپنے تعلق کو اخلاص اور وفاداری پر مستحکم کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ مراحل نہایت خوش اسلوبی سے طے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب کوئی ایک فرد یا فریق تقویٰ اور قول سدید سے ہٹتے ہیں اور کوئی ایک یا دونوں فریق ہی رشتوں کے انتخاب میں عَلَیۡکَ بِذَاتِ الدِّیۡنِ یعنی دینداری کو ترجیح دینے کی رسول اللہؐ کی اس بنیادی ہدایت کو نظر انداز کرتے ہیں تو اس کے نتیجہ میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب سابق مربی سلسلہ مغربی افریقہ (حال کینیڈا) نے اپنے والد محترم چوہدری جلال الدین صاحب مرحوم کے متعلق ایک کتاب ''میرے والد'' کے نام سے لکھی ہے جس میں انہوں نے اپنے والد صاحب کی بہت سی خوبیوں اور صفات حسنہ کا سادہ، دلنشین اور عمدہ پیرایہ میں واقعاتی انداز میں ذکر کیا ہے۔ جن سے مکرم چوہدری جلال الدین صاحب کے ایمان باللہ، اخلاص فی الدین توکل علی اللہ، غرباء پروری، خلافت اور نظام جماعت اور سلسلہ کی محبت وغیرہ بہت سے خصائل حمیدہ پر روشنی پڑتی ہے اور بے اختیار ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکرم جلال الدین صاحب کے گیارہ بچے تھے اور آپ نے ان گیارہ بچوں کے رشتے طے کئے اور رشتوں کے انتخاب میں ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کی اس ہدایت کو پیش نظر رکھا۔ مکرم چوہدری صاحب دین سے وابستگی کے پہلوؤں کو کس طرح جانچتے تھے۔ اس سلسلہ میں مکرم چوہدری رشید الدین صاحب کی کتاب ''میرے والد'' سے چند اقتباس ہدیۂ قارئین ہیں۔

آپ لکھتے ہیں کہ:

''بچوں کی تعلیم و تربیت کے ساتھ ہی ان کی بروقت شادی کا محترم والد صاحب کو بہت خیال رہتا تھا۔ اپنے بچوں کے علاوہ بحیثیت صدر جماعت کے بچوں کی طرف بھی پوری توجہ دیتے اور جہاں ضرورت ہوتی تحریک کرتے اور رشتے طے کرنے میں مدد دیتے۔ اس سلسلہ میں دعاؤں میں لگ جانے کی تلقین کرتے۔ فرماتے کہ اگر انسان بروقت رشتہ طے کرنے کی پختہ نیت کر لے اور دعاؤں سے کام لے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ اس بارہ میں وہ اپنی مثال دیتے۔ انہوں نے اپنے گیارہ بچوں کے رشتے طے کئے اور فرماتے کہ کسی ایک کے لئے بھی مجھے مشکل پیش نہیں آئی۔ بفضل خدا سب کے لئے پیغام گھر میں ہی آئے۔ خود کہیں جانے اور تلاش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ جبکہ میں نہ مالدار آدمی تھا اور نہ ہی بڑا زمیندار۔ نبی کریمؐ کے ارشاد کے مطابق رشتہ طے کرتے وقت دینی پہلو کو ترجیح دیتے۔

سلسلہ احمدیہ سے وابستگی کا ثبوت الفضل اخبار کا گھر میں آنا

ہمارے بہنوئی چوہدری محمد اعظم صاحب (سابق ایم پی اے) سمبڑیال کی طرف سے جب پیغام آیا تو ان کی دعوت پر محترم والد صاحب ان کے گاؤں چک 121 شمالی ضلع سرگودھا گئے۔ (ان دنوں ان کی رہائش وہاں تھی) فرماتے تھے کہ جب میں نے دیکھا کہ روزنامہ الفضل ان کے نام آرہا ہے تو میں نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ یہ رشتہ ضرور کرنا ہے کیونکہ یہ دین اور سلسلہ احمدیہ سے لگاؤ کا ایک واضح ثبوت تھا۔''

مکرم چوہدری صاحب مرحوم کا دین اور سلسلہ احمدیہ سے اور محبت کو جانچنے کا یہ معیار بہت ہی پُر لطف، حقیقت افروز اور بہت سے احباب کے لئے مشعل راہ ہے۔

خاکسار (نصیر احمد قمر) عرض کرتا ہے کہ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ان دنوں انگلستان میں مقیم ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل سے الفضل انٹرنیشنل کے خریدار

ہیں اور بڑی دلچسپی اور باقاعدگی سے اس کا مطالعہ کرتے ہیں اور الفضل کے مندرجات کو سراہتے ہیں اور بہت دعائیں دیتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں بھی یہ فیض جاری رکھے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے الفضل کو ایک روحانی نہر قرار دیا تھا۔ہمیں امید ہے کہ احباب الفضل اور دیگر مرکزی جماعتی اخبارات و رسائل کی خریداری اور ان کے مطالعہ کے ذریعہ اپنے اور اپنے اہل خانہ کے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے اور مزید چمکانے کی سعی کریں گے۔کیونکہ ان کے ذریعہ ہمیں قرآن مجید و احادیث نبویہ کی حقیقی تفسیر و تشریح اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات و فرمودات کے علاوہ خلیفۂ وقت کے تازہ بتازہ ارشادات و ہدایات اور آپ کے زیر ہدایت و نگرانی دنیا بھر میں اشاعت دین اور خدمت بنی نوع انسان کے مختلف کاموں اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے بہت سے نشانات سے آگاہی ہوتی رہتی ہے۔اسی طرح بہت سے امور پر علمی راہنمائی کے علاوہ بزرگوں کے ایسے واقعات شائع ہوتے ہیں جن کو پڑھ کر ایمان میں تازگی نصیب ہوتی ہے۔اور دلوں میں پاک تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

وقف زندگی۔ دینی وابستگی کی ایک علامت

مکرم مولانا چوہدری رشید الدین صاحب ایسے ہی بعض اور نہایت دلچسپ، مفید اور ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب (سابق مربی سلسلہ انڈونیشیا) کی طرف سے پیغام آنے پر ہمارے گھر میں اختلافِ رائے پیدا ہوا۔محترم والد صاحب کے نزدیک تو یہی بات کافی تھی کہ لڑکا مربی سلسلہ ہے اور حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق پیغام لے کر آئے ہیں۔ پیغام لانے والے بزرگ چوہدری عبدالمالک صاحب کے پھوپھا لگتے تھے۔ہماری والدہ محترمہ کو اس رشتہ کے سلسلہ میں انقباض تھا۔والد صاحب کی خواہش تھی کہ سب کی رضامندی سے بات طے ہو۔مجھے یاد ہے مکرم چوہدری غلام حسین صاحب کئی بار تشریف لائے۔ آخر والد صاحب نے والدہ صاحبہ اور دیگر افراد کو قائل کر ہی لیا کہ دینی پہلو کو ہی ترجیح ملنی چاہئے۔''

چندہ جات کی ادائیگی دین سے وابستگی کا ایک اور معیار

مکرم چوہدری رشید الدین صاحب مزید لکھتے ہیں:

''ہماری ایک ہمشیرہ کے سسرال کی یہ بات محترم والد صاحب کو پسند آگئی کہ ان کے گھر میں حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ کا جاری فرمودہ دس سال چندہ تحریک جدید کی باقاعدہ ادائیگی کا سرٹیفیکیٹ فریم میں لگا مینٹل پیس پر پڑا تھا۔''

خلفاء کرام کی تحریکات پر لبیک کہنے کی سعادت پانا اور چندہ جات کو باقاعدہ باشرح ادا کرنا بھی سلسلہ سے محبت اور دینی لگاؤ کا ایک خوبصورت معیار ہے جس کو آپ نے اپنے بچوں کے رشتوں کے وقت سامنے رکھا۔اور بلاشبہ یہ نمونہ سب مومنین خلافت کے لئے قابل تقلید ہے۔

نظام جماعت اور جماعتی ہدایات کی پابندی

پھر چوہدری رشید الدین صاحب لکھتے ہیں:

''رشتہ کے بارہ میں محترم والد صاحب جماعتی ہدایات کی پوری پابندی کرتے تھے۔چونکہ والد صاحب ابتداءً اکیلے احمدی ہوئے تھے۔سارے رشتہ دار غیر احمدی تھے۔اس لئے ان غیر از جماعت رشتہ داروں کی طرف سے بھی ہماری ہمشیرگان کے لئے پیغام آئے۔دنیاوی لحاظ سے ان رشتوں میں سے کئی بڑے اچھے رشتے تھے۔لیکن والد صاحب نے کبھی ان کی طرف توجہ نہ دی اور فوراً انکار کردیتے۔

1942-43 کی بات ہے ہمارے غیر از جماعت قریبی رشتہ داروں میں سے ایک نوجوان اپنی تعلیم اور لیاقت کی وجہ سے جلد ترقی کر کے بڑے پولیس افسر بن گئے۔اس زمانہ میں یہ ایک بڑی بات تھی۔دہلی میں وہ تعینات تھے۔ہمارے دادا صاحب محترم کو یہ خاندان بہت محبوب تھا۔وہ ضلع سیالکوٹ کے ایک معروف زمیندار تھے۔یہ صاحب خود اور ان کے بزرگ بہت کچھ تحائف وغیرہ لے کر ہمارے گاؤں (چک نمبر 37 جنوبی سرگودھا) آگئے۔اور ہماری بڑی ہمشیرہ کا رشتہ طلب کیا۔وہ دو تین دن ٹھہرے۔ بہت اصرار کیا اور لڑکے کے احمدی ہو جانے کا عندیہ بھی ظاہر کیا۔محترم دادا صاحب اور دوسرے رشتہ داروں نے بھی بہت زور مارا لیکن والد صاحب محترم نہ مانے اور کہا کہ رشتہ کے لئے احمدی ہونا کوئی دین نہیں۔ مجھ سے یہ توقع نہ رکھیں کہ مَیں جماعتی ہدایت کی ذرہ بھر بھی خلاف ورزی کروں گا۔یہ وقت والد صاحب کے لئے بڑی آزمائش کا وقت تھا۔ عام معاملات میں وہ اپنے والد صاحب کی پوری اطاعت کرتے تھے۔یوں بھی ہمارے دادا صاحب بڑی رعب دار شخصیت کے مالک تھے۔گاؤں بلکہ علاقہ کے لوگ ان سے ڈرتے تھے۔لیکن اس دینی معاملہ میں ان کے رعب، دبدبہ اور احترام کے باوجود مکرم والد صاحب اپنے مسلک پر پوری مضبوطی سے قائم رہے اور کسی رشتہ دار کی ناراضگی کی پروانہ کی''

(کتاب ''میرے والد'' مصنف چوہدری رشید الدین صاحب صفحہ 58 تا 60)

(از الفضل ربوہ)

مجلس عرفان

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

مجلس عرفان منعقدہ 7 فروری 1984ء میں غیراز جماعت خواتین کی طرف سے کئے گئے سوالات اوران کے جوابات:

سوال: خاتم النبین کے متعلق آپ کا کیا عقیدہ ہے؟

جواب: دستور پاکستان کے مطابق ختم نبوت کی تعریف

خاتم النبین کی جو تعریف ہمارے مخالف تمام فرقوں کے (موجودہ زمانے کے) علماء کی متفقہ تعریف ہے وہ پاکستان کے آئین کا حصہ بن چکی ہے۔ اس تعریف کی رو سے خاتم النبین کا مطلب یہ ہے کہ ایسا رسول آگیا جو زمانی لحاظ سے آخری ہے۔ جس کے بعد ہر قسم کی نبوت ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکی ہے اور آئندہ دنیا کبھی کسی نبی کا منہ نہیں دیکھے گی خواہ وہ امتی ہو یا غیر امتی ماتحت ہو یا غیر ماتحت ہو۔ اس میں کوئی شرط نہیں۔ پرانی یا نئی ہر قسم کی نبوت ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔ یہ ترجمہ ہے آیت خاتم النبینؐ کا۔ آج کل کے علماء کا اور ہمارا یہ ترجمہ نہیں ہے۔

پہلے اس سے کہ میں اپنا ترجمہ بتاؤں اور اسکی تائید میں ثبوت پیش کروں۔ (موجودہ زمانے کے مخالف علماء) کے ترجمے کے اوپر میں کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور اتنے قطعی اور یقینی حوالے دوں گا جو ہر فریق کو لازماً اس طرح مسلم ہیں کہ آج دنیا کا بڑے سے بڑا عالم بھی ان حوالوں پر اعتراض نہیں کرسکتا۔

لفظ خاتم کی تشریح میں خود آنحضرتؐ کے دو ارشادات

سب سے پہلی بات آنحضرت ﷺ سے شروع ہوگی۔ حضور ﷺ پر آیت خاتم النبین نازل ہوئی۔ آپؐ سے بہتر آیت خاتم النبین کا مفہوم کوئی نہیں سمجھ سکتا پھر وہ عرب مسلمان جو آپؐ کی صدی میں پیدا ہوئے۔ پھر جو اس کے بعد روشنی کے زمانہ میں آئے اور پھر جو تیسری صدی میں پیدا ہوئے۔ ان کی بات کو لازماً زیادہ وقعت دی جائے گی بہ نسبت آج کل کے علماء کے۔ اگر یہ مسلمہ ہے۔ اور میرے نزدیک یہ مسلمہ ہے۔ دنیا کا کوئی مسلمان آج یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان کی باتوں کے مقابل پر آج کے کسی عالم کی بات قابلِ پذیرائی ہے یعنی شنوائی کے لائق ہے خود آنحضرت ﷺ نے دو مرتبہ خاتم کے لفظ کو اس طرح استعمال فرمایا کہ اس کا وہ ترجمہ ہو نہیں سکتا جو آج ہم پر ٹھونسا جا رہا ہے اس کو وہ مضمون Totally رد کرتا ہے جو حضورؐ نے بیان فرمایا کہ میں اس وقت بھی خاتم النبین تھا جبکہ آدم اپنی تخلیق کے ابتدائی مراحل میں تھا۔ آپؐ کا محاورہ یہ ہے اپنی تخلیق کی مٹی میں لت پت تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر خاتم کے لفظ میں آخریت پائی جاتی ہے کہ اس کے بعد کوئی نبی کسی قسم کا آنہیں سکتا تو آنحضرتؐ تو آغاز انسانیت سے بلکہ آغازِ زندگی سے بھی پہلے خود فرما رہے ہیں کہ مَیں خاتم النبین تھا۔ اس کے بعد کسی نبی کو نہیں آنا چاہئیے تھا۔

دوسرا موقعہ ہے جبکہ حضرت علیؓ کو مخاطب کر کے حضورؐ نے فرمایا

اَنَا خَاتَمُ الاَنبِیاءِ وَ اَنْتَ یَا عَلِی خَاتَمُ الاَوْلِیاءِ

ایک ہی بریکٹ میں دونوں لفظ خاتم کے مضاف کئے ہیں نبی کی طرف اور ولی کی طرف، فرمایا اے علیؓ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے۔ اب ہم علماء سے یہ گزارش کرتے ہیں اور کرتے چلے آئے ہیں کہ آپ جو چاہیں خاتم کا ترجمہ کر کے ان دونوں پر فٹ کر کے دکھادیں۔ حضور اکرمؐ کا کلام ہے۔ اور ایک ہی بریکٹ میں دونوں لفظوں کا استعمال فرمایا ہے اور لفظ خاتم میں کوئی تبدیلی نہیں۔ صرف نبیوں کا خاتم اور ولیوں کا خاتم۔ اس لئے خاتم کا ترجمہ تبدیل نہیں ہوگا۔ ولی اور نبی کا صرف مفہوم بدلے گا۔ اگر یہ ترجمہ درست ہے کہ آنحضرت ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ میرے بعد آئیندہ قیامت تک کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا اور نبوت کی صف لپیٹی گئی۔ اب کبھی دنیا کسی اور نبی کا منہ نہیں دیکھے گی تو حضور اکرم ﷺ کے دوسرے قول کا اسی طرح پر معنی بنے گا کہ اے علیؓ تجھ پر ولایت ہمیشہ کے لئے ختم ہوگئی۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہیں آنحضور ﷺ کی دو استعمالات۔

دنیائے عرب کے نزدیک خاتم کے معنٰے

اب سنئے دنیائے عرب نے ان الفاظ کا کن معنوں میں استعمال کیا ہے۔ مثال کے طور پر پہلی دوسری اور تیسری صدیوں کے عربوں کو دیکھیں کہ انہوں نے ہر نیکی پر فضیلت کے لئے لفظ خاتم استعمال کیا اور ایک جگہ بھی وہ معنی نہیں بیٹھتا جو آج ہیں بتایا جا رہا ہے کہ یہ درست معنی ہے۔ مثلاً متنبّی کو خاتم الشعراء کہا گیا۔ مثلاً بوعلی سینا کو خاتم الاطباء کہا گیا۔ اسی طرح خاتم الفضلاء بھی آگئے۔ خاتم الحکماء بھی آگئے۔ حکیم اجمل خان تک کو بھی خاتم الاطباء قرار دیا گیا اور آج تک ان کے نسخوں پر یہی لکھا ہوا ہے۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر لفظ خاتم میں زمانی لحاظ سے آخریت کا معنی پایا جاتا ہے تو ان سب استعمالات کا مطلب یہ ہوگا کہ امت محمدیہؐ میں آنحضورؐ کے اوپر نبوت ان معنوں میں ختم ہوگئی کہ کوئی نبی نہیں آئے گا تو حضرت علیؓ پر بھی ولایت ختم ہوگئی۔ اب امت میں کوئی ولی نہیں آئے گا۔ متنبّی پر شاعری ختم ہوگئی۔ بوعلی سینا پر طبابت ختم ہوگئی۔ اور اسی طرح استعمالات ہیں جو ہم نے حوالے کے ساتھ درج

کئے ہیں اوران تمام استعمالات میں ایک جگہ بھی کوئی عالم زمانی لحاظ سے آخری کا ترجمہ کرنہیں سکتا کیونکہ اگر کرے گا تو اس کے بعد ہمیشہ کے لئے وہ چیز ختم ہوجاتی ہے۔ یہ تو ہے میری اس ترجمہ پر تنقید۔اب سنیئے ہم کیا ترجمہ کرتے ہیں اور اس کی کیا سند ہے۔

ختم نبوت کی حقیقت

خاتم کا معنی عرب ہمیشہ بہترین زمانی لحاظ سے نہیں بلکہ مقام کے لحاظ سے آخری کا لیتے ہیں۔وہ جس کے اوپر اس چیز کا مقام ختم ہوجائے۔وہ مضمون ختم ہوجائے اور یہ محاورہ عربی کا بعینہٖ اسی طرح ہے جس طرح اردو میں ہم کہتے ہیں۔اس پر بات ختم ہوگئی۔انگریزی میں کہتے ہیں Is the last of thing یہ دنیا کی زبانوں کا ایک محاورہ ہے جو مضمون کے لحاظ سے آخری بتاتا ہے۔نہ کہ زمانی لحاظ سے۔ان معنوں میں ہمارا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ سب نبیوں سے افضل ہیں۔ان پر نبوت کا مضمون ختم ہوگیا۔نبوت جو کچھ انسان کو عطا کرسکتی تھی۔اس سے زیادہ نہیں کرسکتی۔حضور اکرم ﷺ اس وقت سے خاتم النبیین تھے جبکہ ابھی آغاز انسانیت بھی نہیں ہوا تھا۔اس وقت بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں عائد ہوتا۔اس لئے خاتم کی یہ تعریف Timeless ہے اور ولایت کے اوپر بھی بعینہٖ درست بیٹھتی ہے،شاعری پر بھی درست بیٹھتی ہے دوسرا معنٰی خاتم کا جو ہم لیتے ہیں وہ ہے سند۔اسی لئے بعض جگہ قرآن کریم میں Seal of Prophet ترجمہ کیا گیا ہے۔اور وہ مضمون انگوٹھی سے لیا گیا ہے۔کیونکہ خاتم کا لفظی ترجمہ انگوٹھی ہے انگوٹھی کو پرانے زمانوں میں مہر کے لئے Seal کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔تو دوسرا معنی خاتم کا یہ بنتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا قول سند ہے، نبوت میں آپ کا فعل سند ہے۔نبوت میں کسی اور نبی کے اوپر حضورؐ کی نبوت نہیں پرکھی جاسکتی مگر حضورؐ پر ہر نبیؐ کی صداقت پرکھی جاسکتی ہے۔یہ مضمون شاعری میں بھی برابر بیٹھتا ہے۔طبابت میں بھی برابر بیٹھتا ہے،ہر مضمون میں صحیح اترتا ہے۔اب آپ کسی شاعر کو سند کہتے ہیں تو مراد ہے کہ اس کے کلام پر دوسرے کا کلام پرکھا جائے گا،اس کو فضیلت ملے گی۔ان معنوں میں آپ جہاں تک محاورۂ عرب پر غور کریں گی ہر جگہ بلا استثناء یہ معنی ٹھیک بیٹھے گا۔ایک بھی استثناء کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔تیسرا معنی ہم یہ لیتے ہیں کہ انگوٹھی زینت کے لئے بھی استعمال ہوتی ہے۔دنیا میں ہر قوم میں زینت کے طور پر استعمال ہوتی ہے اور عرب خاتم کے لفظ کو بطور زینت کے بھی استعمال کرتا تھا۔ان معنوں سے آنحضرت ﷺ کی خاتمیت کا یہ معنی بنے گا کہ حضرت محمد ﷺ تشریف لائے تو زمرہ انبیاء کی رونق آگئی۔انبیاء کی زینت آگئی۔جس سے یہ محفل سجی۔اگر آپ نہ آئے ہوتے تو یہ محفل بے رونق رہتی۔اس طرح ولایت کے مضمون پہ معنی بنے گا کہ اے علیؑ تو آیا تو ولیوں کی محفل میں رونق آئی۔تو نہ ہوتا تو یہ محفل خالی رہتی۔یعنی اس مجلس میں شان نہ پیدا ہوتی۔شاعروں کے اوپر بھی آپ لگا کر دیکھ لیجئے۔اطباء پر بھی لگا کر دیکھ لیجئے۔بات تو وہ درست ہوتی ہے۔جو ہر جگہ صحیح بیٹھے۔اب گز تو ریشم کو بھی ویسے ہی ناپتا ہے جیسے لٹھے کو ناپتا ہے۔وہ گز تو قابل اعتبار نہیں ہوگا جو ریشم کی دفعہ لمبا ہوجائے اور لٹھے کی دفعہ چھوٹا ہوجائے۔پس اگر آپ دیانتداری اور تقویٰ کے ساتھ خاتمیت کا مفہوم سمجھنا چاہتی ہیں تو تمام عرب محاورے کو اور آنحضرتؐ کے اپنے محاورے کو اس کی فلاسفی کو سمجھئے اور استعمال کرکے دیکھ لیں۔

ایک اور معنی ہے خاتمیت کا جس میں زمانی لحاظ سے آخریت پائی جاتی ہے لیکن وہ کیوں؟میں آپ کو بتاتا ہوں۔اور ان معنوں میں بھی ہم رسول اکرم ﷺ کو خاتم تسلیم کرتے ہیں۔وہ شخص جس کا کلام درجہ کمال کو پہنچ جائے،وہی اپنے مضمون کا خاتم ہوتا ہے۔اس کے سوا کوئی اور ادنیٰ کلام والا اپنے مضمون کا خاتم نہیں بن سکتا۔اگر حضرت محمد ﷺ کی شریعت درجہ کمال کو نہ پہنچی ہوتی تو آنحضورؐ کو خاتم کہنا درست نہیں تھا۔اس لئے خاتم میں آپؐ کی شریعت کا کمال شامل ہے اور اس کی سند کے طور پر ہم قرآن کریم کی وہ آیت پیش کرتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

’’آج ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کردیا۔۔۔۔۔‘‘

کہ آج ہم نے دین کو کامل کردیا اور کمال کے اوپر اضافہ نہیں ہوسکتا نہ اس میں نفی ہوسکتی ہے۔کیونکہ نفی ہوگی تب نقص پیدا ہوگا۔اضافہ ہوگا تب نقص پیدا ہوگا۔تو لازم ہے کہ جو بھی صاحب خاتم ہو اس کا دین یا اس کا کلام جن معنوں میں بھی ہو ہے وہ قیامت تک جاری رہے۔اور کسی ترمیم کی اس میں گنجائش نہ ہو۔پس ان معنوں میں بھی ہم حضور ﷺ کو خاتم مانتے ہیں کہ آپؐ کے بعد قیامت تک اب کوئی شریعت نہیں آسکتی۔کسی اور رسول کا حکم آپؐ کے حکم کے سوا نہیں چل سکتا۔دین کامل ہوگیا اور اس دین کی حفاظت کا وعدہ ہوگیا۔اس لئے اب قیامت تک یہ سکہ جاری رہے گا۔یہ چار معنی ہیں خاتم کے جو ہمارے نزدیک درست اور محاورہ عرب سے ثابت ہیں اور معقولیت رکھتے ہیں۔

بعض بزرگان سلف کا بھی وہی مسلک ہے جو جماعت پیش کرتی ہے

آخریت کے معنی محض زمانی لحاظ سے اس لئے بھی غلط ہیں کہ گزشتہ چوٹی کے علماء ہر فرقے کے جس میں شیعہ آئمہ بھی شامل ہیں سنی بزرگ بھی۔اس درجے کے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی،حضرت ابنِ عربی،حضرت شیخ عبدالقادر کردستانی، حضرت ملا علی قاری،اس مقام کے لوگ اس آیت کا بعینہٖ یہی ترجمہ کرچکے ہیں جو ہم کررہے ہیں۔ایک چھوٹا سا رسالہ ہے جو آدھے گھنٹے میں ختم کیا جاسکتا ہے۔اس میں تمام گزشتہ امت کے چوٹی کے بزرگوں کے حوالے موجود ہیں جو اس مضمون سے متعلق ہیں۔جو میں بیان کرنے لگا ہوں کہ خاتم النبیین کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر قسم کی نبوت ہمیشہ کے لئے بند ہوگئی ہے۔یہ اس سے بات شروع کرتے ہیں۔اہل علم کے نزدیک یہ نہیں ہے۔عوام الناس یہ سمجھتے ہیں۔پھر فرماتے ہیں کہ کیا ہے پھر مطلب؟مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت آخری ہوگئی۔اب کوئی بھی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ہاں امتی ہوتو آسکتا ہے۔اتنی کھلی بات اگر سو فیصدی قطعی حوالوں سے ہم گزشتہ بزرگوں کے متعلق ثابت کردیں۔تو اب انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یا تو اسی تلوار سے ان کو بھی کاٹو یا ہماری

گردن بھی آزاد کرو۔ یہ پھر کیسی بے انصافی ہوگی کہ وہی بات جو آپ کے مسلمہ بزرگ ہمیشہ سے کہتے چلے آئے اس پر وہ مسلمان کے مسلمان رہے اور آج وہی بات کہنے پر ہم کافر ہوگئے اور جو ان کے مخالف باتیں کررہے ہیں۔ وہ مومن کے مومن ٹھہرے۔ اس لئے انصاف کے تقاضے پورے ہونے چاہئیں۔

اگر تحقیق چاہتی ہیں تو ان حوالوں کو دیکھیں اور پھر سوچیں کہ آخر اس کا کیا مطلب بنتا ہے۔ آج کی دنیا میں بھی لفظ خاتم کے مفہوم کو سمجھنے کے لئے بھی ایک آسان طریقہ آپ کو بتاتا ہوں۔ مَیں نے خود استعمال کرکے دیکھا ہے۔ آپ بھی بغیر کسی عالم دین یا عرب کو بتائے بغیر اس سے ایک سوال کریں گی تو اس سے آپ اپنا مطلب پا جائیں گی۔

مَیں نے یہ طریق اختیار کیا۔ یونیورسٹی آف لنڈن کے ہمارے جونیئر پروفیسر تھے۔ انکے سامنے عمداً آخری کے معنوں کا جو ترجمہ تھا۔ اسمیں لفظ خاتم استعمال کیا اور انہوں نے کاٹ دیا کہ غلط ہے۔ مثلاً بہادر شاہ ظفر مغلیہ خاندان کا آخری بادشاہ تھا۔ زمانے کے لحاظ سے لیکن بہترین نہیں تھا۔ آپ یہ ترجمہ کر لیجئے۔ اردو میں یا انگریزی میں۔ مغلیہ خاندان کا آخری بادشاہ بہادر شاہ ظفر تھا۔ اور کسی عرب سے ترجمہ کروالیجئے۔ وہ کبھی کسی قیمت پر خاتم السلاطین من سلاطین مغلیہ نہیں کرے گا۔ کیوں نہیں کرے گا۔ وہاں دل گواہی دیتا ہے۔ عرب کا محاورہ لوٹ آتا ہے واپس۔ وہ جانتے ہیں کہ خاتم بہترین کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اگر اس کے یہ معنی نہیں تو رسول کریم ﷺ کے بہترین ہونے کی آیت پھر اور کونسی رہ جاتی ہے؟ سارے قرآن کریم میں یہی آیت کے ایسے معنی کر لینا جو محض اتفاقی حادثے سے تعلق رکھنے والے ہوں یعنی آخریت زمانہ اس کی کوئی بھی حقیقت نہیں چنانچہ مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دیوبند اسی بارے میں قلم اٹھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاتم النبیین کا محض آخری ترجمہ کرنا زمانہ کے لحاظ سے کوئی بھی فضیلت اپنے اندر نہیں رکھتا اور یہ مقام مدح ہے اس لئے یہ ترجمہ مقام مدح کے خلاف ہے۔ خاتم کا معنی ہے بہترین، سب سے اعلیٰ، سب سے افضل۔ یہ کل تک کی آوازیں تھیں۔ یعنی دیوبند جب بنایا گیا ہے اس کے بانی کا میں قول بیان کررہا ہوں۔ اور یہ سارے حوالے ہم آپ کے سامنے رکھتے ہیں آپ بے شک تحقیق کر لیجئے۔

(یہ حوالہ محمد قاسم صاحب نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس میں دیکھا جا سکتا ہے اسی مضمون کے مطابق یہ حوالہ مولانا عبدالحئی صاحب فرنگی محلی کی کتاب دافع الوسواس فی اثر ابن عباس میں دیکھا جاسکتا ہے۔)

آنحضرت ﷺ کی ایک اور فضیلت

اس لئے جماعت احمدیہ کے نزدیک خاتمیت کے معنی تین معنوں میں یہ بات بنے گی کہ آنحضرت ﷺ کی امت آخری ہے، آپؐ کی سنت آخری ہے، آپؐ کا قول قیامت تک سند بنا رہے گا۔ کوئی اس سے انحراف نہیں کرسکتا۔ امت محمدیہؐ میں اطاعت محمد ﷺ کے نتیجے میں درجہ بدرجہ تمام انعامات کھلے ہیں۔ اس شرط کے ساتھ کہ مطیع ہو۔ اگر کم مطیع ہو گا تو کم انعام ملے گا۔ اگر زیادہ ہو گا تو زیادہ ملے گا۔ اور انتہائی اطاعت کے نتیجے میں نبوت بھی منع نہیں ہے۔ یہ ہے ہمارا دعویٰ اس کے ثبوت میں ہم ایک اور آیت پیش کرتے ہیں جو قرآن کریم میں بالکل مضمون کو کھول دیتی ہے۔ سورۃ النساء کی وہ آیت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَ مَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا۔ (النساء ۷۰)

ایک حیرت انگیز انقلابی اعلان ہے۔ فرماتا ہے آج کے بعد جو بھی اللہ کی اور اس رسول یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کرے گا۔ باقی سارے رسول اطاعت کے معاملے میں کٹ گئے۔ ہمیشہ کے لئے ان سے آزادی دلا دی۔ اس آیت میں، اب کے بعد قانون یہ ہے کہ جو بھی اللہ کی اور اس کے رسول یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کرے گا فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ۔ یہاں اُولٰٓئِکَ حصر کا صیغہ ہے اب صرف یہی لوگ ہوں گے جو انعام پانے والوں میں شمار کئے جائیں گے۔ ایک بھی باہر نہیں ہے۔ اور کسی اطاعت کے نتیجے میں انعام نہیں مل سکتا۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی اطاعت باقی اطاعتوں سے آزاد بھی کرتی ہے اور ہر انعام کی ضمانت دیتی ہے۔ لیکن انعام کیا ہے۔ یہ آیت ابھی ختم نہیں ہوئی چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیۡقِیۡنَ وَ الشُّہَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیۡنَ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیۡقًا۔

چار ہی انعام ہیں روحانی دنیا کے نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت اور اس اطاعت کی کھڑکی سے جو داخل ہو رہا ہے۔ اس کے لئے یہ آیت سب سے بڑا انعام نبوت بیان کررہی ہے۔ اب بتائیے کہ اگر نعوذ باللہ من ذالک اس کا وہ مفہوم درست تھا تو اللہ تعالیٰ بھول تو نہیں سکتا کہ ابھی مَیں تین انعام صرف کھول چکا ہوں اور چوتھا بند کر بیٹھا ہوں۔ اور پھر یہ اعلان کردے کہ حضور اکرم ﷺ کی اطاعت اتنی عظیم الشان ہے کہ چاروں انعاموں میں سے ایک بھی بند نہیں کرتی۔ اس آیت کو کہاں لے جائیں گے۔ اس لئے ہمارے نزدیک قطعیت کے ساتھ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا مقام اتنا بلند ہے کہ غلام نبی یعنی محمد مصطفیٰؐ کا غلام نبی آسکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اطاعت کامل ہو اور یہ منع نہیں ہے۔ اگر منع ہوجاتا تو یہ آیت نہ ہوتی۔

حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِی کی اصل حقیقت

اب ہے حدیث لا نبی بعدی اس مضمون پر جب ہم گفتگو کرتے ہیں تو اکثر علماء ہٹ کر فوراً حدیث لا نبی بعدی میں پناہ لیتے ہیں اور حدیث کے الفاظ بظاہر بڑے سخت ہیں یوں لگتا ہے کہ کلیۃً ہر قسم کی نبوت کو وہ حدیث بند کررہی ہے اور وہ حدیث سارے پاکستان کی مساجد میں 1974 میں بالخصوص پیش کی گئی وہ حدیث یہ ہے کہ میرے بعد تیس دجال آئیں گے وہ سب جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ زعم کرے گا کہ وہ نبی اللہ ہے۔ لیکن وہ نبی نہیں ہوگا۔ وَلَا نَبِیَّ

بَعْدِیْ میرے بعد کوئی نبی نہیں یہ ہے وہ حدیث جس کے بعد علماء کہتے ہیں اب بتاؤ اب کس طرح تم اس حدیث کے دائرے سے نکل سکتے ہو ہم کہتے ہیں ۔۔۔۔ہم ہرگز نہیں نکلیں گے۔ حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کے کلام کے دائرے سے نکلنا ہلاکت ہے۔ ہم سو فیصدی اس حدیث کو تسلیم کرتے ہیں لیکن آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اس مضمون پر آنحضورؐ نے کچھ اور بھی فرمایا ہے اس کو بھی تو ساتھ رکھیئے۔ ایک متکلم کے آدھے کلام کو لے لینا اور آدھے کو چھوڑ دینا یہ تقویٰ کے بھی خلاف ہے اور انصاف کے بھی خلاف ہے اگر نبوت کے مضمون پر صرف یہی حدیث ہوتی تو ٹھیک ہے بات ختم ہوجاتی۔ ہم سمجھتے عربوں کو خاتم کا محاورہ نہیں آتا تھا۔ حضور ﷺ نے تشریح کردی مگر حضورؐ نے کچھ اور بھی تو فرمایا ہے چنانچہ ملا علی قاری نے جو علمائے اہل سنت میں سب سے چوٹی کا مقام رکھتے ہیں اور ان کو علماء کا بھی امام سمجھا جاتا ہے انہوں نے بعض اور حدیثیں اکٹھی کر کے یہ مسئلہ کھول دیا ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ایک طرف یہ حدیث ہے اور دوسری طرف ایک اور حدیث ہے اور وہ یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا بیٹا ابراہیم جب خدا کو پیارا ہوا تو اس کو لحد میں اتارتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے اس موقع پر جو خاص ایک مقام ہوتا ہے خدا کے خوف کا اور تقویٰ کا یہ کلمہ فرمایا

"لَوْ عَاشَ لَكَانَ صِدِّيْقاً نَبِيًّا"

یہ میرا بیٹا اگر زندہ رہتا تو لازماً سچا نبی بنتا

ملا علی قاری کہتے ہیں کہ کوئی اگر یہ کہے کہ اس لئے خدا نے مار دیا کہ نبی نہ بن جائے تو اس سے زیادہ لغو معنی ہو ہی نہیں سکتے۔ اول تو خدا انعام سے محروم کرنے کے لئے کسی کو مارا نہیں کرتا۔ دوسرے نعام دینا اس کے اپنے بس میں اپنی طاقت میں تھا۔ کوئی زبردستی تو نہیں لے سکتا۔ نبوت یہ تو موہبت ہے فضل ہے محض کوئی کمائی کا ذریعہ تو نہیں ہے کہ آپ نے یہ کمالیا اس لئے لازماً نبوت پالیں گے تو موہبت پر یہ فقرہ بولا ہی نہیں جاسکتا۔ اللہ تعالیٰ نہیں دینا چاہتا تو نہ دیتا، دوسرے وہ کہتے ہیں کہ مضمون کا سیاق وسباق بتا رہا ہے کہ رسول کریم ﷺ اگر خاتمیت کا معنی زمانی لحاظ سے آخری سمجھتے تو ہرگز یہ فقرہ نہ بولتے۔ آپؐ کو پھر یہ کہنا چاہیئے تھا کہ کیونکہ ہر قسم کی نبوت ہمیشہ کے لئے بند ہوگئی ہے۔ اس لئے میرا بیٹا ہزار سال بھی زندہ رہتا تو نبی نہ بنتا۔ نچلے سارے مقام پالیتا لیکن نبوت چونکہ بند ہوگئی ہے اس لئے نہ بنتا یہ کہنے کے بجائے فرماتے ہیں اگر وہ زندہ رہتا تو نبی بن جاتا پھر اور بھی حدیثیں ان کے سامنے آئیں۔ انہوں نے کہا ایک عجیب بات ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ایک آسمی کو یہ کہتے سنا کہ "لا نبی بعدہٗ" آنحضرت کے بعد کبھی کسی قسم کا نبی نہیں آئے گا۔" حضرت عائشہ صدیقہؓ نے ان کو بلایا اور فرمایا

"قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَا وَ لَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ."

یہ تو کہا کرو کہ آنحضور ﷺ خاتم النبیین ہیں یہ نہ کہا کرو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

کہتے ہیں آخر ان کو کیا خطرہ پیدا ہوا جس کو دور کرنے اور سمجھانے کے لئے انہوں نے یہ طریق استعمال کیا۔ اس کے بعد وہ محاکمہ کرتے ہیں اور وہ احمدی تو نہیں تھے سینکڑوں سال پہلے وہ وفات پاچکے ہیں۔ علمائے اہلسنت میں سے تھے کہتے ہیں اس کا اصل اس کی حقیقت اس طرح ظاہر ہوتی ہے، اس کا تضاد اس طرح دور ہوتا ہے کہ بعدی کا مفہوم ہے کہ میرے مخالف مجھے چھوڑ کر میرے سوا چنانچہ اس کی تائید میں وہ قرآن کریم کی یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَ اللّٰهِ وَاٰیَاتِهٖ یُؤْمِنُوْن.

اللہ اور اس کے نشانوں کے بعد پھر وہ کیا مانیں گے۔

فرماتے ہیں اللہ کے بعد تو کوئی نہیں ہوتا۔ وہ تو ازلی ابدی ہے اسی طرح وہ اور عرب محاورے بھی بتاتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں بعد کا معنی ہے میرے خلاف چھوڑ کر میری شریعت سے ہٹ کر اور یہ معنی باقی تمام احادیث کے ساتھ مطابقت کھا جاتا ہے پس یہ ہے بنیاد کہ حضور اکرم ﷺ کے کلام میں تضاد نہیں ہوسکتا اس لئے وہی معنی کرنا پڑے گا جس کا تضاد دوسری احادیث سے نہ ہو۔

اب اس مضمون کی دوسری احادیث سنیے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسیح ابن مریم نازل ہوگا اور وہ نبی اللہ ہوگا۔ آنے والے کے متعلق فرمایا۔ گزشتہ کی بات نہیں کررہے۔ نازل ہوگا وہ نبی اللہ ہوگا، وہ نبی اللہ یہ کام کرے گا نبی اللہ وہ کرے گا، نبی اللہ وہ کرے گا۔ چار مرتبہ صحیح مسلم کی حدیث میں آنے والے کو نبی اللہ فرمایا پھر ایک جگہ فرمایا۔

"لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ نَبِیٌّ"

کہ میرے اور مسیح ابن مریم کے درمیان کوئی نبی نہیں۔"

اب بعدی کا مضمون کسی اور نے تو حل نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ خود اس مضمون کو کھولتے چلے جارہے ہیں۔ بعدی کا ایک مفہوم ملا علی قاری نے نکالا اور اس کے بعد یہ ترجمہ کیا کہ مراد یہ ہے کہ مجھے چھوڑ کر میرا مخالف میری شریعت سے ہٹ کر کبھی کوئی نبی نہیں آسکتا۔ دوسری جگہ حضورؐ نے معین جو خبر دی کہ میرے بعد مسیح ابن مریم نبی اللہ ہوگا۔ اس سے پتہ چلا کہ حضور اکرم ﷺ کی ماتحتی میں آئے گا۔ چنانچہ آج بھی آپ یہ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے علماء سے پوچھیئے کہ اگر کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا تو عیسیٰ علیہ السلام کہاں سے آجائیں گے کیونکہ وہ سابقہ کو دوبارہ آنا مانتے ہیں۔ وہ کس راستہ سے داخل ہونگے۔ تو جواب دیتے ہیں کہ امتی ہوجائیں گے۔ گویا خود تسلیم کرلیا کہ امتی نبی ہونا خاتم النبیین کے مخالف نہیں ورنہ غیر کا امت میں آکر نبوت کرنا یہ زیادہ قابل اعتراض ہے بہ نسبت اس کے کہ امت میں اطاعت کے نتیجے میں کوئی نبوت کے کمال کو حاصل کرے۔

پس یہ وہ مضمون ہے جس کے نتیجے میں ہمارا یہ موقف ہے اور دوسرے فرقے چونکہ سمجھتے ہیں کہ بلا استثناء امتی نبوت بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہے اور خاتم کا مطلب ہے آخری زمانے کے لحاظ سے اس لئے انہوں نے اکٹھے ہوکر اکثریت سے فیصلہ کیا اور کہا کہ تمہارا معنی ہمیں اس قدر نا قابل قبول ہے۔ گویا تم غیر مسلم ہو"۔

اجتماعِ خواتین برائے انسدادِ تشدد

3 دسمبر 2020 بروز جمعرات کے دن احمدیہ خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ سپن ویلی نے عورتوں کے خلاف تشدد کے خاتمہ کے لئے عالمی دن کو منانے کی غرض سے ورچوئل کافی مارننگ کا انعقاد کیا۔

1981 سے عورتوں کے حقوق کے لئے سرگرداں خواتین 25 نومبر کو جنس کی بنیاد پر تشدد کے خلاف ایک دن مناتے ہیں۔ گذشتہ سالوں میں عالمی دن برائے انسدادِ تشدد برخلاف خواتین کے آغاز کے طور پر شروع کیا جاتا ہے جو 16 دن تک منایا جاتا ہے اور 10 دسمبر کو ختم ہوتا ہے جو کہ عالمی انسانی حقوق کا دن ہے۔

اس سال عالمی دن برائے انسدادِ تشدد برخلاف خواتین کا عنوان ہے

Orange the World: Fund, Respond, Prevent, Collect!

تقریب کا آغاز قرآن شریف کی تلاوت سے ہوا جس میں بیان ہوا کہ مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی نظر میں برابر ہیں اور ان دونوں کی ایک دوسرے کے متعلق کیا ذمہ داریاں ہیں۔ محترمہ اقراء میر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ کا تعارف پیش کیا اور یہ کہ عورتوں کے خلاف تشدد کیوں روکنا ضروری ہے۔ Tracy Brabin جو Batley and Spen کے علاقے سے منتخب ممبر پارلیمنٹ ہیں، نے تشدد و دھمکی آمیز رویوں کی مناسبت سے اپنے ذاتی تجربات مختصراً بیان کیے اور اس ضمن میں مزید حکومتی مالی مدد کی ضرورت پر زور دیا تاکہ غربت، کمتری اور بدسلوکی ایسے رویوں کا مقابلہ کیا جاسکے جو کہ خواتین پر تشدد کا باعث ہیں۔

Linda Davis, Regional President of Soroptimist International, Yorkshire نے اپنی تقریر میں Soroptimist کے تنظیمی ڈھانچہ اور سرگرمیوں کو بیان کیا نیز کہ کس طرح یہ لوگ عورتوں پر تشدد کی تکلیف کو محسوس کرتے ہیں اور پھر اسی احساس کو مدنظر رکھتے ہوئے 16 دن تک روزمرہ کی بنیاد پر اس بارے بھرپور مہم چلائی۔

محترمہ راشدہ احمد صاحبہ مجلس spen valley میں شعبہ تبلیغ لجنہ اماء اللہ سے منسلک ہیں، نے اپنے خطاب میں اسلامی نقطہ نگاہ سے عورتوں کے حقوق اور معاشرے میں ان کی پوزیشن پر روشنی ڈالی اور خواتین کی تعلیم کس طرح قومی ترقی سے منسلک ہے۔ اِنہوں نے مسلم احمدیہ کمیونٹی کے ماٹو

Love for all Hatred for none کے پیچھے جاری فلسفہ کی وضاحت کی۔

تقریب کے اختتام پر اس بات پر تبادلہ خیال رہا کہ اکیسویں صدی مٰیں بھی عورتوں پر تشدد کے حوالے مزید اقدامات کی ضرورت ہے۔

Allan Raw from the Safeguarding Unit of West Yorkshire Police نے اس بات پر زور دیا کہ مردوں کو اپنے رویوں کو تبدیل کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اکثر مردوں کو خواتین کے خلاف اپنے متشدد رویوں کا احساس نہیں ہوتا۔

درج ذیل بائیس دوستوں نے اجلاس میں شرکت کی۔

Debbie Chandler – Soroptimist International, Dewsbury District

Eileen Hartley - Soroptimist International, Dewsbury District

Tracy Harris - Managing Director

Stercap (Energy) Ltd
Tracey King - The Church of Jesus Christ of Latter-day Saints
Jacqui Wicks - Ossett Observer
Lynn Masterman - Labour District Councillor for Ossett
Lynn Hill - Retired Head Teacher
Avril Barker - City of Sanctuary, UK
Nadera Amini - Nutrition, Advice, Fitness and Self-Care (NAFS), a Community Based Organisation which supports socially isolated women
Tahera Mayat - Batley Food Bank
Julie Smith - More in Common, Batley and Spen
Sameea Jonuud – Press and Media Section of the Ahmadiyya Muslim Women's Association, UK

اس تقریب کے دوران اور بعد میں درج ذیل تبصرہ جات آئے ہیں:

Debbie Chandler, Soroptimist International

اس قدر دلچسپ اور معلوماتی تقریب منعقد کرنے کا شکریہ۔

Jacqui Wicks, Ossett Observer

مدد موجود ہے لیکن ابھی بھی بہت زیادہ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

Eileen Hartley, Soroptimist International

اسلامی تعلیمات میں الفاظ بہت زیادہ متعلقہ ہیں۔

Lynn Hill, retired headteacher

عظیم کامیابی۔ مزید آگے بڑھنے کے لئے زیادہ تبادلہ خیال کی ضرورت ہے۔

Lynn Masterman, Councillor for Ossett

مجھے مدعو کرنے کا بہت شکریہ۔ میں نے حقیقتاً تقریب سے لطف اُٹھایا۔

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ
(سورۃ البقرۃ:44)

ترجمہ: اور نماز قائم کرو
اور زکوٰۃ ادا کرو
اور جھکنے والوں کے ساتھ
جھک جاؤ

اطاعت کی اہمیت و برکات

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
''جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنے ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔''

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب وجوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر: ۳۴۴۱)

''ہمیشہ سچ بولو،
جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے
تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو
اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسن سلوک کرو''

(حدیث نبوی؛ بیہقی فی شعب الایمان)

ورچوئل آن لائن مُلاقات

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا

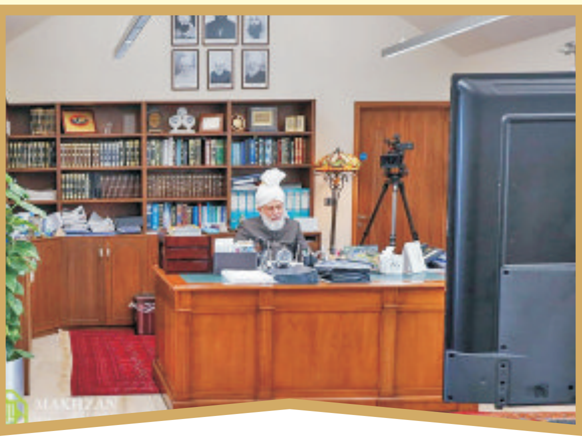

19 دسمبر 2020 کو نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کی صدارت اپنے دفتر اِسلام آباد، ٹلفورڈ سے فرمائی جبکہ مجلس عاملہ کی ممبرات گریٹر سڈنی کے نواحی علاقے مارسڈن پارک میں واقع مسجد بیت الہدیٰ کمپلیکس کے خلافت ہال میں جمع تھیں۔

ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے متعلقہ ممبرات عاملہ کو تفویض کردہ مختلف ذمہ داریوں سے آگاہ فرمایا اور اُن کو اپنے متعلقہ شعبہ میں اپنے کام کو بہتر انداز میں سرانجام دینے کی طرف رہنمائی فرمائی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی مسلمان بچوں میں چھوٹی عمر سے ہی اسلامی اقدار کو جاری کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”والدین اور لجنہ کی انتظامیہ کو بچیوں کی متوازن رنگ میں رہنمائی کرنا چاہیئے۔ احمدی مسلمان بچیوں کو چھوٹی عمر سے ہی اِسلامی اقدار کے مُطابق یہ سمجھانا ضروری ہے کہ ان کے لباس سادہ اور مناسب ہونے چاہئیں تا کہ بڑی عمر کو پہنچنے تک اُن کو الٰہی احکامات میں سے ایک جو کہ قرآن شریف میں پردہ (حجاب) کے متعلق ہے، کی سمجھ بوجھ پیدا ہو جائے۔ اگر آپ احمدی بچیوں کو بچپن سے ہی حیا کی اہمیت کے متعلق رہنمائی کریں تو وہ لجنہ کی عمر تک پہنچنے پر پردہ (حجاب) کی سچی روح کو سمجھ چکی ہونگی اور یہ بھی کہ (پردہ) کس طرح معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کے مقابلے میں ان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔“

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس امر کی ضرورت پر زور دیا کہ احمدی مسلمان بچیوں کو اپنے دین اور مذہب کے متعلق بنیادی باتوں کو سیکھنا لازم ہے اور فرمایا:

”احمدی مسلمانوں کو کالج یا یونیورسٹی میں داخل ہونے کی عمر میں اس امر کا مکمل ادراک ہونا چاہیئے کہ وہ کون ہیں اور ان کا دین کیا سکھاتا ہے۔ ان کو علم ہونا چاہیئے کہ مسلم احمدیہ فرقہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کس مقصد کے لیے مبعوث فرمایا ہے۔ نوجوانوں میں سے کچھ اِس امر پر ابہام کا شکار ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا کیا مقصد ہے جبکہ مسلمانوں کے پاس پہلے سے قرآن مجید اور احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہیں۔ پس یہ لازم ہے کہ احمدی مسلمانوں کو بچپن سے پڑھایا جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے کیوں مبعوث فرمایا ہے اور اس بات سے آگاہ ہونا چاہیے کہ آپ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق آئے ہیں۔ ہمارے تمام نوجوانوں کو اپنے عقیدے کا پورے طور پر علم ہونا چاہیئے، وہ کیوں احمدی ہیں اور اُن کی اپنے مذہب کی روشنی میں کیا ذمہ داریاں ہیں۔ اگر آپ اپنے بچوں میں ان اقدار کو ذہن نشین کرانے میں کامیاب ہیں تو مجھے یقین ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی مستقبل کی نسلیں اپنے پیشرووں

سے زیادہ مضبوط ہونگی۔‘‘

دورانِ ملاقات حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مل جل کر ایک ٹیم کی طرح کام کرنے کی ضرورت پر زور دیا تا کہ دوسروں کی تربیت ہو اور جماعت کے مقاصد اور کام مستقل طور پر سرانجام پاتے رہیں بلکہ یہ چیزیں نئے کام کرنے والوں میں بھی اسی طرح منتقل ہوتی چلی جائیں۔

’’ایک اور امر کی طرف میں لجنہ کا کام کرنے والوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ صرف سخت محنت سے کام کرنا ہی سچی کامیابی یا بہترین نتائج کا مرہون منّت نہیں ہوتا۔ بے شک خود سخت محنت سے کام کرنا ایک اچھی خصوصیت اور قابل قدر ہے لیکن اگر آپ یہ باتیں دوسروں میں پیدا نہ کر سکے اور نہ ٹیم بنائی کہ وہ بطور دوسری لائن، آپ کے نائب کہلائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ اُسی طرح کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے اہل ہیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے کچھ حاصل نہیں کیا۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اِسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

’’جیسا کہ میں نے کہا کہ صرف ذاتی محنت سے کام کرنا مقصد نہیں ہے بلکہ آپ کا مقصد ایک بہترین ٹیم کی تشکیل ہے کہ وہ آپ کی ٹیم کے دور کے مکمل ہونے کے بعد نئے آنے والے آپ کے متعلقہ شعبہ یا دفتر کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے قابل ہوں۔ عمر کے فرق کے بغیر، چاہے آپ جوان ہوں یا عمر کا ایک حصہ گذار چکے ہوں، آپ کی تربیت کے نتیجے میں دوسروں کو اس قدر قابل ہو جانا چاہیئے اور کام کرنے کی یہ روح احمدیہ مسلم جماعت کے ہر عہدیدار میں ہر سطح پر اسی طرح پر ہونا چاہیے۔‘‘

دورانِ ملاقات، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ کی اہمیت پر گفتگو فرمائی اور اس ضمن میں احمدیوں کی مساعی برتبلیغ یعنی اسلام کا پیغام دوسروں تک پہنچانے کی حقیقی مقصد کی وضاحت درج ذیل رنگ میں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’آپ کو تبلیغ کے کام کے سلسلے میں ایک واضح مقصد مدنظر رکھنا چاہیئے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری کوششیں دوسروں کو اسلام کے حقیقی پیغام میں داخل کرنے کا مقصد نہ یہ کہ تعداد کی خاطر ہے یا اس لئے کہ ہماری رپورٹیں زیادہ متاثر کُن نظر آئیں۔ بلکہ ہمارا دین کا پیغام پھیلانے اور دوسرے لوگوں کو مسلم فرقہ احمدیہ میں شامل کرنے کی کوشش کے پیچھے اپنی قوموں اور معاشرے میں بسنے والے دوسرے افراد سے محبت کے باعث ہے۔ یہ محبت اس امر کی متقاضی ہے کہ ہم اُن کو اسلام کی سچی تعلیمات بتائیں اور ہماری یہ دلی خواہش ہو کہ یہ اللہ جلشانہ کے قریب آجائیں۔ مزید برآں صرف دوسروں تک پیغام پہنچا دینا ہی کافی نہیں ہے بلکہ روحانی و اخلاقی طور پر ہمیں اپنی اصلاح و بہتری کی طرف توجہ دیتے ہوئے مسلسل اپنا ذاتی تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھانے کی طرف مصروف رہنا چاہیئے۔‘‘

ملاقات کے اختتام پر لجنہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں رہنمائی کی خاطر عرض کیا کہ کس طرح زیادہ سے زیادہ ممبرات کو تنظیمی سطح پر منعقد ہونے والے اجلاسات یا پروگراموں میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی:

’’آپ لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر سے بہت محبت اور نرمی سے رابطہ رکھیں بجائے اس کے بطور عہدیدار کسی برتری کا اظہار کریں۔ اُن سے بہنوں، ماؤں، دوستوں کی طرح رہیں اور کبھی ہمت نہ ہاریں۔ مزید برآں ایسے مضامین اور پروگراموں کا چناؤ کریں جو دلچسپ ہوں اور نسبتاً کم سرگرم ممبرات کو آنے کا حوصلہ بخشے۔ مثلاً آپ ان کو بات کرنے یا تقریر کا کہہ سکتے ہیں اور آپ دیکھیں گی کہ وہ آپ کے پروگراموں میں شامل ہونے لگ جائیں گے، انشاء اللہ۔‘‘

ماخوذ از پریس ریلیز جاری کردہ پریس اینڈ میڈیا آفس، احمدیہ مسلم کمیونٹی

كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ

(سورۃ البقرہ:۵۸)

ترجمہ:

جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے
اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

ورچوئل ملاقات
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ برطانیہ

2 جنوری 2021 کو مجلس عاملہ لجنہ اِماءُ اللہ برطانیہ کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کا شرف اپنے دفتر اسلام آباد، ٹلفورڈ سے بخشا جبکہ ممبرات عاملہ طاہر ہال بیت الفتوح کمپلیکس میں موجود تھیں۔

مُلاقات کے دوران حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ممبرات عاملہ کے متعلقہ شعبہ جات کے حوالے سے تفویض کردہ ذمہ داریوں کا ذکر فرمایا اور ان کی شعبہ جات میں بہتری کی غرض سے رہنمائی فرمائی۔ مُلاقات کے آغاز پر ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ ایسی احمدی مسلمان خواتین جو مختلف شعبہ جات جیسا کہ ای کامرس اور پیشہ ورانہ درس وتدریس میں اپنا کاروبار شروع کرنا چاہتی ہیں، ان خواتین کی مدد کے لئے یہ پروگرام شروع کیا گیا ہے۔

مزید برآں Covid-19 کی وبا کے ایام میں لجنہ اماءاللہ برطانیہ نے مستورات کی ماہرانہ صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے صحت کے شعبہ سے وابستہ کارکنان کے لئے بڑی تعداد میں PPE (ذاتی حفاظتی آلات) بنا کر تقسیم کیے جن میں 86000 ماسک اور 1000 مکمل میڈیکل scrubs بھی شامل ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماءاللہ برطانیہ کو انسانیت کی خدمت میں مساعی کو بڑھانے اور ان کا دائرہ وسیع کرنے کی جانب نصیحت کرتے ہوئے فرمایا مثلاً لجنہ اِماءاللہ کو فوڈ بینک یا اس طرح کی دوسری فلاحی تنظیموں کے لئے عطیات کی وصولی کو بڑھانے کی طرف توجہ دینا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افریقہ میں رہنے والے پسماندہ افراد کے لئے مختلف نئے ہنر سیکھنے میں ان کی تربیت کا انتظام کرنے کا ارشاد فرمایا تاکہ وہ لوگ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

علاوہ ازیں اس سال لجنہ کے فنڈز بچ گئے ہیں کیونکہ نیشنل اجتماع نہیں ہوا اس لئے اس رقم کو انسانی فلاحی منصوبوں میں استعمال کیا جائے جیسا کہ سیرالیون میں لجنہ اِماءاللہ برطانیہ کی طرف سے مٹرنٹی ہسپتال زیر تعمیر ہے۔ اس منصوبہ کا ذکر کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل رنگ میں فرمایا:

”میں اُمید رکھتا ہوں کہ احمدی مستورات ڈاکٹر سیرالیون میں زیر تعمیر ہسپتال میں چند سال تک کم از کم اپنے آپ کو وقف کی خاطر پیش کرتی رہیں گی۔ ہسپتال کے مکمل ہونے پر بھی یقیناً لجنہ اماء اللہ نے ہی اس کو چلانا ہے اور ڈاکٹرز و دوسرے میڈیکل سٹاف کا انتظام بھی کرنا ہے۔“

تبلیغ کے متعلق حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ لجنہ عام افراد تک اِسلام کی سچی تعلیمات کو پہنچانے کی کوشش کرے اور اِن مساعی میں نیشنل مجلس عاملہ کی ممبرات کو صفِ اوّل میں کھڑا ہونا چاہیے۔

”نیشنل عاملہ کا ہر ممبر اسلام کا پیغام معاشرے کے وسیع حصّہ تک پہنچانے اور ہر سال ایک فرد کو احمدیت میں

شامل کرنے کی کوشش کرے۔ نیشنل سیکریٹری صاحبہ تبلیغ کواراکینِ مجلس عاملہ کو تبلیغ کے میدان میں راغب اوراس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیے۔‘‘

حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ اِس امر سے واقف ہیں کہ برطانیہ میں سکولوں میں اساتذہ اسلام پر الزام دھرتے ہیں جبکہ وہ اسلامی تعلیمات سے ناآشنا ہوتے ہیں اورلجنہ اِماءاللہ کواس معاملے کو درستگی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔‘‘

’’مجھے علم ہے کہ اساتذہ کی اکثریت سچی اسلامی تعلیمات سے نابلد ہے اور جس انداز میں وہ اسلامی تعلیمات کو بیان کرتے ہیں وہ اکثر مسلمان طلبہ کے لئے تکلیف دہ اور پریشان کُن ہوتا ہے۔ لہٰذا لجنہ اِماءاللہ کوسکولوں اوراساتذہ میں اسلام کی سچی تعلیمات کے متعلق بہتر فہم اور بیداری اُجاگر کرنے کے لئے مہم جاری کرنے کی ضرورت ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ و ناصرات کی اخلاقی اور روحانی تربیت کی اہمیت کے متعلق بھی ارشاد فرمایا۔ ناصرات کے تعلق میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کی اخلاقی تربیت کی بنیاد کے ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد ’حیا ایمان کا حصہ ہے‘ کومدنظر رکھنے کاارشاد فرمایا۔ ممبرات لجنہ اِماءاللہ کی اخلاقی تربیت کے واسطے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نےہدایت فرمائی:

’’لجنہ اِماءاللہ کی جملہ ممبرات پنجوقتہ نماز کی پابند ہوں اوراس طرح ان کے بچے فطری طور پر پابندی نماز کی تربیت حاصل کرلیں گے۔ دوسری بات یہ کہ تمام ممبرات لجنہ اِماءاللہ روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ہوں۔ اپنے گھروں میں،احمدی مسلمان خاندان احادیث کی تشریح اور تصنیفات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا مطالعہ کرنے والے ہوں اور سب ممبرات لجنہ اِماءاللہ باقاعدگی سے میرے خُطبات جمعہ سُنیں۔‘‘

پریس ریلیز بشکریہ پریس اینڈ میڈیا آفس احمدیہ مسلم جماعت

آج کے دن ایم ٹی اے غانا کا آنا دوستو

ایم ٹی اے غانا کے افتتاح پر

آج کے دن ایم ٹی اے غانا کا آنا دوستو
صد مبارک یہ ترقی کا زمانہ دوستو

آسمانوں سے اترتی دیکھ کر نُوری سپاہ
ہے پریشاں کفر کا سب تانا بانا دوستو

یہ یقیناً ہے نوید صبح صادق کی دلیل
فاختاؤں کا فضا میں چہچہانا دوستو

آسماں والے سے افریقہ کا رشتہ جوڑ کر
اگلا پچھلا سارا قرضہ ہے چکانا دوستو

سچ میں ہوتی نہیں کوئی کمی بیشی ذرا
جس قدر سچائی ہے اتنی بتانا دوستو

اپنی نسلوں کی ترقی اور بقا کے واسطے
عہدِ بیعت کو بہ ہر صورت نبھانا دوستو

اس کی صدقِ دل سے قدسؔی پیروی کرتے رہو
حق پرستوں کا ہے جو اک ”مردِ دانا“ دوستو

عبدالکریم قدسی امریکہ 15 جنوری 2021ء

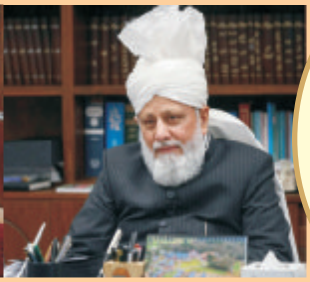

ورچوئل ملاقات
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
واقفین نو جماعت احمدیہ ماریشس

13 دسمبر 2020 کو جماعت احمدیہ ماریشس کے واقفِین نو کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کا شرف اپنے دفترِ اسلام آباد،ٹلفورڈ سے بخشا جبکہ واقفین نو مسجد دارالسلام روزہِل میں موجود تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا جس کے بعد کلام محمود سے اشعار پڑھے گئے اور ماریشس میں وقفِ نو سے متعلق سرگرمیوں کی مختصر رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کی گئی۔

اس کے بعد ایک گھنٹہ تک مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی جس میں واقفِین نو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کرنے کا موقع نصیب ہوا جن کے جواب حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحمت فرمائے۔

شروع میں ایک سوال کیا گیا جس پر بچوں نے فکر کا اظہار کیا کہ وہ فون یا ٹیبلِٹ کے عادی ہونے سے کیسے بچ سکتے ہیں۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”یہ معاملہ سمجھ بوجھ اور ترجیح سے تعلق رکھتا ہے۔ ہر احمدی کو اس امر کا ادراک ہونا چاہیے کہ اس کی پہلی ذمہ داری پنجوقتہ نماز کا قیام ہے نہ صرف اس لئے کہ نماز ادا کرنا ہے بلکہ للّٰہی محبت کے حصول کی خاطر۔ جب آپ کو اپنی زندگی کے مقصد یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کو پالیں گے تو پھر آپ اس بڑے مقصد کو ترجیح دیں گے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا: والدین کو ہر وقت اس بات پر نظر رکھنا چاہیے کہ ان کے بچے کیا کررہے ہیں۔ دس سال کی عمر کے بچوں کو ایک گھنٹہ سے زیادہ وقت موبائل فون یا آن لائن گیمز پر صَرف نہیں کرنا چاہیے۔ لہٰذا یہ والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ ان کے بچے بہت زیادہ دیر تک موبائل فونز کو وقت نہ دیں اور اُن کو محبت و شفقت کے ساتھ سمجھائیں کہ اِن کی زندگی کا ایک خاص مقصد ہے اور آن لائن گیمز پر اپنا وقت ضائع کرنے کی بجائے ان کو اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔“

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوال کیا گیا کہ تیسری عالمی جنگ کی صورت میں ماریشس جیسے جزیرے کو کس قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے جس پر آپ نے فرمایا:

”چاہے ماریشس مستقبل میں ہونے والی عالمی جنگ کا حصہ ہو یا نہ ہو اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ دنیا آجکل ایک گلوبل ویلیج کی صورت اختیار کر چکی ہے اور تمام ممالک ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ پس عالمی جنگ کی صورت میں اگر آپ کوئی غذائی اجناس اپنے ملک میں منگوانا چاہ رہے ہوئے تو آپ کو اس سلسلے میں مشکلات درپیش آسکتی ہیں۔ آپ کی کسی ایسے ملک سے تجارت ہو جو عالمی جنگ سے متاثر ہوا ہو اور اس کی معیشت مفلوج ہو چکی ہو تو ماریشس پر اس کے اثرات رونما ہوں گے۔ لہٰذا مُختلف اقوام کے افراد مُتاثر ہونگے چاہے وہ جنگ میں براہ راست شامل ہوں یا نہ ہوں۔“

اسی بات کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اشارہ فرمایا:

''اس بین الانحصاری کا مطلب یہ ہے کہ ہر ملک متاثر ہو گا کیونکہ اس بحران کے معاشی اثرات تمام دنیا محسوس کرے گی۔ مثلاً سال 2008 کے معاشی بحران کے اثرات ماریشس کو بھی جھیلنا پڑے تھے۔ اگرچہ ماریشس میں کورونا وائرس کے چند واقعات سامنے آئے ہیں لیکن ماریشس کو بھی اس کے بداثرات کا سامنا ہے۔ آجکل کی معاشی صورت حال عام دنوں کی طرح بہتر نہیں ہے اس لئے عالمی جنگ کے دوران یا بعد میں کچھ نامساعد حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔''

ایک اور وقفِ نو بچے نے پوچھا کہ اگر مُلکی سیاستدان بدعنوان ہوں تو انہیں ایسی صورتِ حال میں کیا کرنا چاہیے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اگر آپ کو محسوس ہو کہ حکومت اور سیاستدان اپنی ذمہ داریاں پورے طور پر ادا کرنے سے قاصر ہیں تو پھر آپ کو اچھے افراد کی تلاش کرنا چاہیے اور اپنے ووٹ کے حق کا استعمال کرتے ہوئے ایسے لوگوں کو حکومت میں لائیں جو بدعنوان نہ ہوں بلکہ دیانتدار اور ملک سے مُخلص ہوں۔''

پھر مزید فرمایا:

''اگر آپ کو ذاتی طور پر کسی کے متعلق علم ہے کہ وہ نیک و مخلص اور ملک سے دیانتدار ہے تو پھر ایسے مرد یا عورت کو اپنا ووٹ دیں۔ لیکن سیاستدانوں میں سے ایسا شخص جو سچا اور ملک سے مخلص ہو، ڈھونڈنا مشکل کام ہے۔ اس کا صرف ایک ہی حل ہے کہ آپ خود انتخاب میں کھڑے ہوں اور تبدیلی کی کوشش کریں بلکہ بہتر ہے کہ ملک کے سیاسی ماحول کو کلیۃً طور پر بہتر بنانے کی کوشش کریں۔''

زمین سے باہر زندگی کے امکان کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بہت ساری کہکشاؤں کی موجودگی کا ذکر فرمایا ہے اور یہ عین ممکن ہو کہ دوسری کہکشاؤں اور سیاروں پر زندگی موجود ہو لیکن ہمیں ان کی اصل صورتِ حال کا علم نہ ہو۔ کُچھ علماء قرآنی آیات سے استنباط کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا جب دوسرے سیاروں سے سِگنلز زمین پر موصول ہوں گے اور حقیقت میں آپس میں رابطے قائم ہو جائیں گے لیکن یہ کیسے اور کب ظہور پذیر ہو گا، اس کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ لیکن وہاں زندگی موجود ہے۔''

ایک اور سوال کرنے والے نے سوال کیا کہ کیا حالیہ امریکی انتخابات کسی بھی طرح تیسری عالمی جنگ ہونے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصیحت فرمائی:

''اگر عالمی جنگ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے تو پھر یہ ہو کر رہے گی۔ امریکی صدر کی تبدیلی سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر سیاستدانوں نے عقل سے کام لیا تو اس کو ٹالا جاسکتا ہے لیکن آخیر کار جیسا کہ دنیا اپنی ذمہ داریوں کو بھول رہی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ تعلیمات پر عمل نہیں کر رہے۔ وہ حقوق اللہ و حقوق العباد سے غافل ہیں۔ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی و سزا عالمی جنگ کی صورت میں ظاہر ہو سکتی ہے۔ ٹرمپ، بائیڈن یا کسی بھی اور کے امریکی صدر بننے سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

''لیکن ہمیں دعا مانگنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم کرے کہ ہماری زندگی میں اس طرح کی جنگ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے ذہنوں کو تبدیل فرما دے ۔ وہ اسلامی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کو قبول کر لیں۔ ورنہ موجودہ حالات میں ، اس بات سے قطع نظر کہ کون صدر

ہے، دکھائی یہی دے رہا ہے کہ یہ ہو کر رہے گا۔ کب؟ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے لالچ اور اس پر قابو پانے کے متعلق سوال کیا گیا جس کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انتہائی تفصیلی رنگ میں جواب عطا فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تمہیں قانع ہونا چاہیے کیونکہ قناعت وزن رکھتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جو نیک ہو، متقی ہو، اللہ تعالیٰ کے جملہ احکامات کا پابند ہو تو اُس کی پیروی کرنے کی کوشش کرو اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ وہ تمہیں بھی ایسا مقام عطا کرے اور تم اس کے لئے خوب کوشش بھی کرو۔ اور اگر کسی ایسے دنیوی شخص کو دیکھو جو امیر و لکھ پتی ہو لیکن حقوق العباد کو ادا نہ کرنے والا ہو بلکہ صرف دولت اکھٹی اور جمع کرنے والا ہو، دوسرے انسانوں کے حقوق غصب کرنے والا ہو تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ سے اس سے بچنے کی دعا مانگو اور اس کی پیروی مت کرو۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

''آجکل لوگوں کی زیادہ اکثریت مادیّت پرست ہے لہٰذا اپنے خالق کی طرف سے مقرر کردہ ذمہ داریوں کو بھول چکے ہیں اس لیے کہ یہ لالچی ہیں۔ اگر انہیں اپنے خالق کی طرف سے عائد کردہ فرائض کا علم ہوتا تو وہ ایسی حرکتیں نہ کرتے۔ پس ہمیں بطور احمدی مسلمان اس علم کو اٹھانا چاہیے اور اس پیغام کو پورے ملک اور دنیا میں پھیلانا چاہئے کہ ہم پر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ذمہ داریاں فرض ہیں۔''

ورچوئل مُلاقات کا اختتام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں دعا سے ہوا۔

پریس ریلیز بشکریہ پریس اینڈ میڈیا آفس احمدیہ مسلم جماعت

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ از کلام محمود)

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

منبر پہ چڑھ کے غیر کہے اپنا مدعا
سینہ میں اپنے جوش دبانا پڑے ہمیں

یہ کیسا عدل ہے کہ کریں اور ہم بھریں
اَغیار کا بھی قضیہ چُکانا پڑے ہمیں

اتنا نہ دُور کر کہ کٹے رشتۂ وِداد
سینہ سے اپنے غیر لگانا پڑے ہمیں

پھیلائیں گے صداقتِ اسلام کچھ بھی ہو
جائیں گے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرفِ غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

محمود کر کے چھوڑیں گے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

ورچوئل ملاقات
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
واقفاتِ نو جماعت احمدیہ ماریشس

20 دسمبر 2020 کو جماعت احمدیہ ماریشس کے واقفات نو کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل آن لائن ملاقات ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کا شرف اپنے دفترِ اسلام آباد، ٹلفورڈ سے بخشا جبکہ واقفاتِ نو روز ہل میں واقع مسجد دار السلام میں موجود تھیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ سے ہوا اور بعد ازاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ کلام سے چند اشعار پیش کیے گئے اور پھر ماریشس میں واقفاتِ نو کی سرگرمیوں کی رپورٹ پڑھی گئی۔ اس کے بعد ایک گھنٹہ تک مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں واقفاتِ نو نے باری باری سوالات پوچھے جن کے جوابات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت مرحمت فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے قرآن شریف کی درج ذیل آیت کی روشنی میں مختلف مخلوقات یعنی کیڑے مکوڑوں کی پیدائش کے بارے میں سوال عرض ہوا جس کا ترجمہ پیش ہے۔

’’اور ہم نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کو یونہی ضائع ہونے والا نہیں بنایا‘ یہ گمان ان لوگوں کا ہے جو کافر ہیں۔‘‘ سورہ ص آیت 28

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ نے کسی بھی چیز کو بے سود پیدا نہیں فرمایا۔ تخلیق کا کوئی بھی حصہ بے کار نہیں ہے مثلاً بچھو کا زہر چند ادویات میں استعمال ہوتا ہے اور اسی طرح سانپ کے زہر کا استعمال بھی ہومیو پیتھی میں ثابت ہے۔ کئی ادویات کیڑوں یا دیگر مخلوق سے بنائی جاتی ہیں جو کہ دوسری صورت میں بے کار ہوتے۔ بہت ساری چیزوں کا مقصد ہماری سمجھ سے اگرچہ بالاتر ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ہر تخلیق کے پیچھے کوئی نہ کوئی مقصد کارفرما ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی تخلیق بے فائدہ نہیں ہے۔‘‘

واقفاتِ نو بچیوں نے سوشل میڈیا کے متعلق سوال کیا کہ کیا نوجوان بچیوں کو اپنے غیر از جماعت دوستوں کو اس بات کی اجازت دینا چاہیئے کہ جن تصاویر میں وہ بھی موجود ہوں، ان کو سوشل میڈیا پر ڈال دیا جائے جس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’اگر آپ پردہ کرنے کی عمر میں داخل ہو چکی ہیں اور آپ کی اپنے دوستوں کے ساتھ تصاویر ہیں تو پھر آپ کو اپنے دوستوں کو سوشل میڈیا پر تصویریں ڈالنے سے روک دینا چاہیئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کسی بھی خطرہ سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس طرح کی تصویریں کھینچنا ہی نہیں چاہیئے لیکن اگر کبھی ایسی تصاویر بن جائیں تو پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ اپنے دوستوں سے کہیں کہ وہ ان کو سوشل میڈیا پر نہ ڈالیں۔ اگر آپ کے دوست اچھے ہیں تو وہ آپکی درخواست کو قبول کریں گے اور اس کو وقعت دیں گے۔‘‘

ایک اور واقفہ نو نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے اور یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وضاحت درج ذیل رنگ میں

ارشاد فرمائی:

''اگر آپ للہی احکامات کی ہمیشہ پیروی کرنے کی عادی ہیں تو اس کی محبت عطا ہو سکتی ہے۔ قرآن کریم میں سینکڑوں احکامات موجود ہیں جن کی اطاعت بجالا کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کیا جاسکتا ہے۔اگر آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت مناسب رنگ میں کرتی ہیں تو آپ اس کی محبت پا سکتی ہے لیکن اگر آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی نافرمانی کرتی ہیں تو اس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں ہو سکتا۔''

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے،اس سوال کے جواب میں کہ بچوں کو والدین کی طرف سے کی گئی سرزنش کا جواب کس طرح دینا چاہیے ، فرمایا کہ والدین کو چھوٹی موٹی باتوں پر سرزنش کرنے کی بجائے محبت اور شفقت سے رہنمائی کرنے کی طرف توجہ دینا چاہیے۔ آپ نے یہ بھی نصیحت فرمائی کہ والدین کو خصوصاً اپنی بیٹیوں سے زیادہ محبت اور نرمی کا سلوک کرنا چاہیے۔''

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام بچوں کو غیر ضروری طور پر معمولی معمولی باتوں پر ڈانٹ ڈپٹ کرنے کو ناپسند فرماتے تھے۔اس کی بجائے آپ نے صبر سے اپنے بچوں کی اصلاح اور ان کی کمزوریوں و مسائل کے دور ہونے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی طرف توجہ دینے کی تعلیم دی ہے۔''اس کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بڑھتی ہوئی عمر کی بچیوں کو احکام خداوندی پر عمل کرنے کی ذمہ داری کو ادا کرنے کی طرف وضاحت سے ارشاد فرمایا۔ایک اور واقفہ نو بچی نے معاشرے میں نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے بڑھتے ہوئے رجحان اور اس سے پہنچنے والے سخت نقصانات کا ذکر کیا جس کے جواب میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ منشیات کا استعمال ساری دنیا میں ایک بہت بڑی معاشرتی برائی ہے۔ آپ نے منشیات فروشوں کے بڑے بڑے گروہوں اور منشیات پہنچانے والوں کو سختی سے مکمل طور پر غیر اخلاقی قرار دیا اور فرمایا کہ یہ لوگ پوری دنیا میں معاشروں میں بداثرات پیدا کرنے کا باعث ہیں۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حقیقت پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اس خوفناک حقیقت کی طرف نشاندہی فرمائی کہ یہ منشیات فروش ہی ہیں جنہوں نے اب نوجوانوں کو جرائم میں استعمال کرکے اپنی غیر قانونی سرگرمیوں کے لئے خچر کی طرح استعمال کر رہے ہیں۔''

اس بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل الفاظ میں اس کی وضاحت فرمائی:

''ساری دنیا میں ہر جگہ منشیات کا استعمال جاری ہے اور اس کو ایک بڑا مافیا کنٹرول کرتا ہے ۔حتّٰی کہ یہ لوگ سکول کے بچوں کو بھی منشیات فروشی کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ان بچوں کو شروع میں تھوڑی سی منشیات مفت دیتے ہیں اور جب وہ منشیات کے عادی ہو جاتے ہیں تو پھر کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے ہم تمھیں مزید منشیات مفت تب دیں گے جب تم ہمارے لئے اپنے ساتھی طلباء یا دوسروں کو فروخت کرو۔اور اس طرح معاشرہ پوری طرح اس برائی کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ معاشرے میں اخلاقیات نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اُن کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ اپنے اور قوم کے بچوں کے ساتھ کیا کر رہے ہیں۔''

اور مزید ارشاد فرمایا:

''اس لئے ہمیں بہت زیادہ باخبر رہنے کی ضرورت ہے اور والدین کو اپنے بچوں پر گہری نظر رکھتے ہوئے ان کو بری صحبت کے خطرات سے آگاہ کرتے رہنا چاہیے اور زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کے لئے دُعا کریں کہ وہ اس طرح کی خطرناک عادات سے محفوظ رہیں۔ مزید برآں اگر آپ کے علم میں آئے کہ کوئی شخص اس قسم کی حرکات میں ملوث ہو کر بچوں کی زندگیوں کو تباہ کرنے کا باعث بن رہا ہے تو اس کی اطلاع متعلقہ اداروں کو دیں تاکہ وہ ایسے افراد کے خلاف مناسب

کاروائی کر سکیں۔ والدین کو اپنے بچوں کی روزمرّہ معمولات کے بارہ میں بہت زیادہ محتاط اور باخبر رہنے کے ساتھ ساتھ دعاؤں میں مشغول رہنے کی ضرورت ہے۔''

ملاقات کے ختم ہونے سے عین پہلے ایک واقفہ نو بچی نے سوال کیا کہ اس بات کو کیسے یقینی بنایا جائے کہ کسی انسان کی روحانی حالت کبھی زوال کی طرف نہ جائے یا پھر جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصیحت فرمائی:

'' اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے ہوئے مسلسل استغفار میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالی سے مدد مانگیں اور عاجزی سے اس کی نصرت کے لئے پکاریں دردِ دل سے بہت زیادہ دعامیں مصروف رہیں کہ روحانی مقام پانے کے بعد کبھی اس سے محروم نہ ہوں ۔ پنج وقتہ نمازیں باقاعدگی سے ادا کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیوی اور مادی چیزوں کے نقصانات سے محفوظ رہنے کا بہترین ذریعہ قیام نماز ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو بھی فاسد خیالات آپ کے دل میں پیدا ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر ہے اور آپ کے ہر عمل و فعل پر وہ گواہ ہے۔''

پریس ریلیز بشکریہ پریس اینڈ میڈیا آفس احمدیہ مسلم جماعت

ہر خیر طلب کرنے اور شر سے بچنے کی ایک جامع دعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم وَنَعُوْ ذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم . وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ . وَ عَلَیْکَ الْبَلَاغُ . (ترمذی)

ترجمہ:

اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر و بھلائی مانگتے ہیں جو تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگی اور ہم تجھ سے ان باتوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی۔ تُو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ پس تیرے تک دعا کا پہنچانا لازم ہے۔

مردِ حق کی دعا

(از کلامِ طاہر)

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفتِ ظُلمت و جَور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا، رخ پلٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی

تم دعائیں کرو یہ دعا ہی تو تھی ، جس نے توڑا تھا سر کِبرِ نمرود کا
ہے ازل سے یہ تقدیر نمرودیت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اژدھا
آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا، سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

خوں شہیدانِ امت کا اے کم نظر، رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے، پھول پھل لائے گی، پھول پھل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائیدِ ربُ الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دعا، آج بھی ، اِذن ہوگا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قولِ اُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْن
سنت اللہ ہے، لا جرم بِالیقیں، بات ایسی نہیں جو بدل جائے گی

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا ، پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا
تیری آواز اے دشمن بد نوا، دو قدم دور دو تین پل جائے گی

عصرِ بیمار کا ہے مرض لا دوا ، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا
اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا ، موت بھی آگئی ہو تو ٹل جائے گی

(جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳)

ورچوئل ملاقات

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ بنگلہ دیش

16 جنوری 2021 کو نیشنل عاملہ مجلس انصاراللہ بنگلہ دیش کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل آن لائن ملاقات نصیب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کا شرف اپنے دفتر اسلام آباد، ٹلفورڈ سے بخشا جبکہ اراکینِ عاملہ مسجد دارالتبلیغ کمپلیکس بنگلہ دیش میں موجود تھے۔

ساٹھ منٹ کی ملاقات کے دوران ہر رکن عاملہ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بات کرنے، اپنے متعلقہ شعبہ کی رپورٹ پیش کرنے اور مختلف النوع مسائل پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات ورہنمائی نصیب ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اراکینِ مجلس انصاراللہ کو قرآن شریف سکھانے کی طرف توجہ دینے کی طرف ارشاد فرمایا اور ٹارگٹ عطا فرمایا کہ اس امر کو یقینی بنائیں کہ سو فیصد انصار پنج وقتہ نمازوں کے پابند ہوں۔ اراکینِ مجلس انصاراللہ کو جسمانی طور پر چست رہنے کی اہمیت کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’سائیکل رکھنے والے انصار اس کو استعمال کریں۔ کار اور بس یا دوسرے ذرائع کی بجائے مجلس انصاراللہ کے جوان انصار (صف دوم) کے لئے بہتر ہے کہ اگر ممکن ہو تو کام پر جانے کے لئے سائیکل استعمال کریں یا دوسرے اوقات میں ورزش کی غرض سے بھی چلائیں۔‘‘

ایک رُکن عاملہ کے اپنی اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد اس کی عبادت کرنا بیان کیا ہے۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کی عبادت کو اس کے حق کے مطابق ادا کریں، اگر آپ روزانہ پنج وقتہ نماز شرائط کے مطابق پڑھیں، اگر آپ اللہ تعالیٰ کے سامنے جُھکیں اور پُر خلوص ہو کر سجدے میں اس سے دعا مانگیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنی آئندہ نسلوں کی بہتری کے لئے اس سے التجا کریں۔ اور اگر آپ اپنی روحانی ترقیات کے لئے دعا کریں، اگر آپ سجدے میں روئیں تو اللہ تعالیٰ آپ کی دعائیں قبول کرے گا۔ لہٰذا ذاتی ترقی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور گڑ گڑائیں۔ یہی ہمارا مقصد ہے کہ ہر کام کے لئے دعا کی جائے اور یہی انسانی پیدائش کا مقصد ہے۔‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے عرض کیا گیا کہ جو انصار مجلس سے رابطہ نہیں رکھتے ان کو اپنے ساتھ جوڑنے کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔

اس سلسلے میں تفصیلی اور جامع رنگ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نشاندہی فرمائی:

’’ہمارا کام اپنے دوستوں کو مسلسل یاد دہانی اور توجہ دلاتے رہنا ہے۔ ان کو یاد دلائیں کہ وہ احمدی مسلمان ہیں اور یہ امر ان پر کچھ ذمہ داریاں اور فرائض ڈالتا ہے جس کے مطابق ان کو عمل کرنا چاہیئے۔ ہمیں 'ذکّر' کا حکم ہے (قرآن شریف میں اس کے معانی، 'بار بار یاد دہانی

کرانا‘‘)۔ ہمیں لوگوں کو نصیحت کرنے اور کرتے چلے جانے کا حکم ہے۔ یہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں دیا گیا ہے اور ہم نے اس حکم کی پیروی کرنا ہے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

’’لوگ سست ہوجاتے ہیں جس کو یاد دہانی کے ذریعے سے ہی دور کیا جاسکتا ہے۔ ایسے افراد کی توجہ کو مشفقانہ برتاؤ سے کھینچا جاسکتا ہے۔ اگر ان کے ساتھ محبت کا سلوک کیا جائے تو بے شک وہ انصار اللہ کی عمر تک پہنچ گئے ہیں پھر بھی وہ آپکے پروگراموں میں شامل ہونا شروع ہوجائیں گے۔‘‘

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید وضاحت فرمائی:

’’جماعت کی ہر ذیلی تنظیم کو مربوط رنگ میں کوشش کرنا چاہیئے۔ خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور انصار اللہ کو چاہیئے کہ وہ گھروں میں اپنے متعلقہ ارکان تک پہنچیں تا کہ اگر بچے زیادہ ذمہ داری کا مظاہرہ کرنے والے ہوں یا اگر کسی گھر سے مستورات زیادہ فعال ہوں تو اس صورت میں گھر کے دوسرے افراد پر بھی مثبت اثر پڑ سکتا ہے۔‘‘

گھر کے انصار کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’آپ خود بھی اپنے انصار کو اس طرف توجہ دلائیں کہ اگر وہ اس بات کا خیال نہیں رکھیں گے تو پھر ان کے بچے اور خاندان احمدیت سے دور چلے جائیں گے اور اس سے اِن پر منفی اثر پڑے گا۔ ان کو یاد دہانی کرائیں کہ وہ (بطور بزرگ) اس صورت میں ذمہ دار ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جوابدہ ہیں۔ پس محبت اور حکمت سے ان کو یاد دہانی کراتے چلے جائیں۔ ہمارا کام لوگوں کو یاد دہانی کراتے رہنا ہی ہے جیسا کہ ہمیں قرآن شریف میں حکم دیا گیا ہے۔‘‘

ملاقات کے اختتام پر، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ زیادہ سے زیادہ انصار کو اپنے آن لائن پروگراموں میں شامل کرنے کا اہتمام کریں اور ایسے افراد جن کو جدید ٹیکنالوجی سے زیادہ واقفیت نہیں ہے ان کی ٹریننگ کریں تا کہ وہ بہتر انداز میں ورچوئل پروگراموں میں شامل ہوسکیں۔ پریس ریلیز بشکریہ پریس اینڈ میڈیا آفس احمدیہ مسلم جماعت

’’اگر اسلام کے تمام فرقوں
کی حدیث کی کتابیں تلاش
کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی
وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے
جس میں یہ لکھا ہو کہ
حضرت عیسیٰ جسم عنصری کا
ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ، کتاب البریۃ، صفحہ ۲۲۵)

’’اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور
حضور سے ادا کرو کہ گویا تم
خداتعالیٰ کو دیکھتے ہو‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ، کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۱۵)

’’اگر ہم نے دین پر قائم رہنا ہے
تو پھر ہمیں دینی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا‘‘

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس، خطبہ جمعہ ۱۳؍ جنوری ۲۰۱۷ء)

ورچوئل ملاقات
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
الاسلام. آر گ ٹیم امریکہ

21 نومبر 2020 کو الاسلام ڈاٹ آرگ ٹیم کی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل آن لائن ملاقات منعقد ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کا شرف اپنے دفتر اسلام آباد، ٹِلفورڈ سے بخشا جبکہ الاسلام. آر گ کے اراکین مسجد بیت الرحمن سِلور سپر نگ، میری لینڈ، امریکہ میں موجود تھے جو کہ جماعتہائے ریاست متحدہ امریکہ کا مرکز ہے۔

پچاس منٹ کی ملاقات کے دوران الاسلام کی ٹیم نے قرآن شریف کے حوالے سے نئے پراجیکٹ پر کچھ پریزینٹیشنز دکھائی اور الاسلام کی موجودہ ویب سائٹ کو مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات و رہنمائی پانے کا موقع نصیب ہوا۔ الاسلام کی ٹیم نے نئی آن لائن ویب سائٹ اور قرآن شریف کے لئے مختص سرچ انجن کا تجرباتی ورژن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دکھایا۔ نئی ویب سائٹ میں دنیا کے ہر شخص کے لئے قرآن شریف کو پڑھنا اور اس کا علم حاصل کرنا نہایت آسانی سے دستیاب ہو گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ اس امر کا پوری طرح دھیان رکھا جائے کہ قرآن شریف کی ویب سائٹ اور سرچ انجن نہ صرف احمدی مسلمان بلکہ غیر احمدی مسلمانوں و غیر مسلمانوں کے لئے ساری دنیا میں علم کا ایک عظیم ذریعہ اور منبع ثابت ہو۔

اس کے علاوہ الاسلام میں متعدد تازہ ترین اضافہ جات جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے متعلق ایک نیا باب بھی شامل ہے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بغرض ملاحظہ پیش کئے گئے۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے الاسلام ٹیم کے جملہ اراکین کی کوششوں کو درج ذیل الفاظ میں اظہار خوشنودی فرمایا:

”اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے اور آپ کے علم و حکمت میں ترقی عطا فرمائے، آمین۔“

پریس ریلیز بشکریہ پریس اینڈ میڈیا آفس احمدیہ مسلم جماعت

”جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی“

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات، جلد ۱، صفحہ ۱۱۱)

”جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہر گز نہیں نکل سکتیں۔“

(حضرت مسیح موعودؑ، ملفوظات، جلد ۳، صفحہ ۱۰۴)

ورچوئل ملاقات
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
نیشنل مجلس عاملہ برطانیہ

17 جنوری 2021 کو نیشنل مجلس عاملہ برطانیہ بمع ریجنل اُمراء گریٹر لندن ایریا کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ورچوئل آن لائن ملاقات کا موقع نصیب ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کا شرف اپنے دفترِ اسلام آباد،ٹلفورڈ سے بخشا جبکہ اراکینِ نیشنل مجلس عاملہ برطانیہ مسجد بیت الفتوح میں موجود تھے۔

پچپن منٹ کی ملاقات کے دوران جملہ حاضرینِ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بات کرنے کا موقع نصیب ہوا جبکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کمال شفقت سے مختلف النوع مسائل پر رہنمائی و ہدایات عطا فرمائیں۔

دورانِ ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکریٹری تربیت کو خصوصاً ہدایت فرمائی کہ وہ اس امر کو یقینی بنائیں کہ مقامی جماعتوں میں بطور سیکریٹری تربیت خدمت کرنے والے خود بھی فعال ہوں تا کہ دوستوں کی بہتر اخلاقی و دینی تربیت ممکن ہو بلکہ اس میں بہتری بھی آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اراکینِ عاملہ کو اپنے آپ کو بطور مثال پیش کرنے اور وقفِ عارضی بجالانے کی ضرورت پر زور دیا۔ دو ہفتے کے وقف عارضی کے دوران زیادہ سے زیادہ دوستوں کو قرآن شریف پڑھانے یا اسلامی تعلیمات پہنچانے کی طرف توجہ دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نیشنل سیکریٹری برائے وقفِ عارضی سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا؛

”آپ سب سے پہلے اراکین مجالس عاملہ مرکزیہ، خدام الاحمدیہ، انصاراللہ،لجنہ اِماء اللہ کی طرف توجہ دیں اور پھر ریجنل و مقامی عاملہ کے اراکین اور اس کے بعد دوسرے۔ اگر یہ لوگ وقفِ عارضی میں حصہ لیں گے پھر عام دوستوں کی بھی اس طرف توجہ پیدا ہو گی۔“

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیوں کو سرکاری عوامی خدمات جیسا کہ سول سروس میں جانے کی اہمیت کو اجاگر فرمایا۔ مسجد بیت الفتوح کی دوبارہ تعمیر کے متعلق اور دوسرے شعبہ جات کے متعلق ایک ویڈیو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دکھائی گئی۔

بیت الفتوح کمپلیکس کے متعلق یہ بتایا گیا کہ عمارت کا بیرونی کام تقریباً مکمل ہو چکا ہے جبکہ اندرونی حصے میں کافی کام رہتا ہے۔ دوبارہ تعمیر کردہ عمارت میں سولر پینلز کی مدد سے قابل تجدید توانائی دستیاب ہو گی۔ عمارت کے مکمل ہونے پر ہالز، دفاتر اور رہائش کی سہولیات میسر ہو نگی۔

ایک اور رپورٹ جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام قائم کردہ عالمی تعلیم القرآن اکیڈمی کے متعلق حافظ فضل ربی صاحب سیکریٹری تعلیم القرآن برطانیہ نے پیش کی جس کے مطابق اس وقت 15 مختلف ممالک کے 450 طلبہ زیرِ تعلیم ہیں جو ہفتہ وار کئی گھنٹے مستفید ہوتے ہیں۔

پریس ریلیز بشکریہ پریس اینڈ میڈیا آفس احمدیہ مسلم جماعت

نظم
(ازکلام محمود)

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

تری محبت کے جرم میں ہاں جو پیس بھی ڈالے جائیں گے ہم
تو اس کو جانیں گے عین راحت نہ دل میں کچھ خیال لائیں گے ہم

سنیں گے ہرگز نہ غیر کی ہم نہ اس کے دھوکے میں آئیں گے ہم
بس ایک تیرے حضور میں ہی سر اطاعت جھکائیں گے ہم

جو کوئی ٹھوکر بھی مار لے گا تو اُس کو سہہ لیں گے ہم خوشی سے
کہیں گے اپنی سزا یہی تھی زباں پہ شکوہ نہ لائیں گے ہم

ہمارے حال خراب پر گو ہنسی اُنہیں آج آ رہی ہے
مگر کسی دن تمام دنیا کو ساتھ اپنے رلائیں گے ہم

ہوا ہے سارا زمانہ دشمن ہیں اپنے بیگانے خوں کے پیاسے
جو تو نے بھی ہم سے بے رخی کی تو پھر تو بس مر ہی جائیں گے ہم

یقیں دلاتے رہے ہیں دنیا کو تیری الفت کا مدتوں سے
جو آج تُو نے نہ کی رفاقت کسی کو کیا منہ دکھائیں گے ہم

پڑے ہیں پیچھے جو فلسفے کے اُنہیں خبر کیا ہے کہ عشق کیا ہے
مگر ہیں ہم رَہرَوِ طریقت ثمارِ الفت ہی کھائیں گے ہم

سمجھتے کیا ہو کہ عشق کیا ہے یہ عشق پیارو کٹھن بلا ہے
جو اس کی فرقت میں ہم پہ گذری کبھی وہ قصہ سنائیں گے ہم

ہمیں نہیں عطر کی ضرورت کہ اس کی خوشبو ہے چند روزہ
بوئے محبت سے اس کی اپنے دماغ و دل کو بسائیں گے ہم

ہمیں بھی ہے نسبتِ تلمّذ کسی مسیحانفس سے حاصل
ہوا ہے بے جان گو کہ مسلم مگر اب اس کو جِلائیں گے ہم

مٹا کے نقش و نگارِ دیں کو یونہی ہے خوش دشمنِ حقیقت
جو پھر کبھی بھی نہ مٹ سکے گا اب ایسا نقشہ بنائیں گے ہم

خدا نے ہے خضرِ رہ بنایا ہمیں طریقِ محمدیؐ کا
جو بھولے بھٹکے ہوئے ہیں ان کو صنم سے لا کر ملائیں گے ہم

ہماری ان خاکساریوں پر نہ کھائیں دھوکا ہمارے دشمن
جو دیں کو ترچھی نظر سے دیکھا تو خاک ان کی اڑائیں گے ہم

مٹا کے کفر و ضلال و بدعت کریں گے آثار دیں کو تازہ
خدا نے چاہا تو کوئی دن میں ظفر کے پرچم اڑائیں گے ہم

خبر بھی ہے کچھ تجھے او ناداں کہ مردُمِ چشمِ یار ہیں ہم
اگر ہمیں کج نظر سے دیکھا تو تجھ پہ بجلی گرائیں گے ہم

وہ شہر جو کفر کا ہے مرکز ہے جس پہ دینِ مسیح نازاں
خدائے واحد کے نام پر اک اب اس میں مسجد بنائیں گے ہم

پھر اس کے مینار پر سے دنیا کو حق کی جانب بلائیں گے ہم
کلام ربِ رحیم و رحماں ببانگِ بالا سنائیں گے ہم

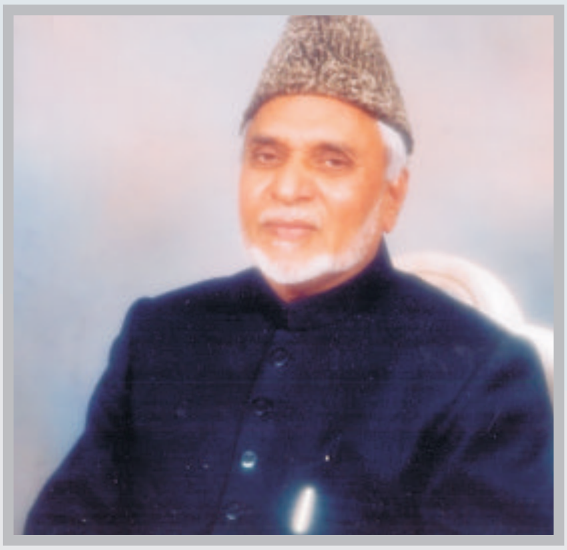

نہایت ہی افسوس اور دکھ کے ساتھ
یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے
دیرینہ خادم فدائی احمدی، خلافت
کے سلطان نصیر، وکیل اعلیٰ تحریک
جدید محترم چوہدری حمید اللہ
صاحب 87 سال کی عمر میں انتقال
فرما گئے ہیں۔ انا للہؑ وانا الیہ
راجعون۔ آپ صدر خدام الاحمدیہ
مرکزیہ، صدر انصار اللہ مرکزیہ اور
افسر جلسہ سالانہ ربوہ کے طور پر
بھی خدمات بجا لاتے رہے۔ اہلیہ کے
علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار
چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت
فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام
عطا فرمائے آمین

گلدستہ

تحریر و انتخاب: مبارک صدیقی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔۔۔۔تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں۔

(مجموعہ اشتہارات۔جلد دوئم صفحہ 221.220 جدید ایڈیشن)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہر ایک مومن کی تقویٰ میں بڑھنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ حقیقی متقی وہی ہے جو حقوق اللہ ادا کرنے والا بھی ہو اور حقوق العباد ادا کرنے والا بھی ہو جس کو خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو وہ دنیا کے پیچھے نہیں دوڑتا۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ بارہ مارچ ۲۰۱۰ بمقام بیت الفتوح لندن)

پانچ بنیادی اخلاق

سچائی

جھوٹ تمام برائیوں کی جڑ ہے جو آدمی سچ پر قائم ہو جائے گا اس کی زندگی سے تمام برائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

نرم اور پاک زبان

اگر ہم کسی کے سخت رویے کے جواب میں نرم رویہ اختیار رکھیں تو اس کی درشت کلامی کو نرمی میں بدل سکتے ہیں۔

وسعت حوصلہ

وسعت حوصلہ سے انسان میں کسی بھی قسم کا نقصان برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بوکھلاتا نہیں بلکہ اس کے اندر ہر قسم کی حالت کو برداشت کرنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

غریبوں کی ہمدردی

یہ ایک ایسا بنیادی خلق ہے جو کسی بھی حسین معاشرے کے قیام میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر انسان کے اندر غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت ہو تو معاشرے سے غربت کا خود بخود خاتمہ ہوتا چلا جائے گا۔

مضبوط عزم و ہمت

انسان کسی قسم کے مقصد کو پانے کے لئے ارادہ کر لے تو پھر اس پر قائم رہے اور راستہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو دور کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

ہم وہی لوگ ہیں

مبارک صدیقی

جن کی راہوں میں کانٹے بچھائے گئے
جن کے بستے ہوئے گھر جلائے گئے
وہ جو ہر دور میں آزمائے گئے
بے گناہ جو لہو میں نہائے گئے
ہم وہی لوگ ہیں
ہم وہی لوگ ہیں
وہ جو قصوں کتابوں میں مشہور تھے
وہ جو حق بات کہنے پہ مامور تھے
وہ جو محصور تھے، وہ جو مجبور تھے
وہ جو سقراط تھے، وہ جو منصور تھے
ہم وہی لوگ ہیں
ہم وہی لوگ ہیں
وہ جو رسمیں وفا کی نبھا کے چلے
شہرِ جاناں کو سب کچھ لُٹا کے چلے
اپنے پیاروں کی لاشیں اُٹھا کے چلے
ہر قدم ضبطِ غم آزما کے چلے
ہم وہی لوگ ہیں
ہم وہی لوگ ہیں
وہ جنھوں نے جفاؤں کو مانا نہیں
چار دن کے خداؤں کو مانا نہیں
کربلا میں سزاؤں کو مانا نہیں
قاتلوں بے وفاؤں کو مانا نہیں
ہم وہی لوگ ہیں
ہم وہی لوگ ہیں
وہ جو حرف وفا معتبر کر گئے
مثلِ خورشید اُبھرے سحر کر گئے
عشق کی داستانیں امر کر گئے
وہ جو اُجڑے چمن باثمر کر گئے
ہم وہی لوگ ہیں
ہم وہی لوگ ہیں

ترقی اور کامیابی کا راز!

- ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھیں اور دعائیں کرتے رہیں۔
- حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دعائیہ خطوط لکھتے رہیں۔
- کسی کو دکھ دینے والی بات یا کام نہ کریں ۔
- محنت سے جی نہ چرائیں ۔

جماعت احمدیہ کے معروف شاعر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کیا خوب لکھتے ہیں۔

سجاؤ جسم کو تم زیور اطاعت سے
کہ اس سے منزل مقصد قریب ہوتی ہے
جو شاخ رابطہ رکھے گی اپنے مرکز سے
اسی کو دولت خوشبو نصیب ہوتی ہے

دلنشیں یادیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ چند حسین یادیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو 20 جنوری 1960ء کو پہلی بار ربوہ ایسے مقدس مقام پر بر موقعہ جلسہ سالانہ آنے کا موقعہ ملا خاکسار اپنے محسن چچا جان محترم کیپٹن ملک شیر محمد صاحب (ایس پی ایم سی او بی آئی) جن کو 1954ء میں احمدیت قبول کرنے کی سعادت نصیب ہوئی کے زیر تبلیغ تھا اور انہی کی تحریک اور تحریص سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقعہ میسر آیا ۔ جلسہ سالانہ سے بے حد و حساب متاثر ہو کر 24 جنوری 1960ء کو احمدیت قبول کرنے کی سعادت ملی۔ الحمدللہ ۔

قبول احمدیت کے بعد دل و دماغ پر ایک عجیب اور نا قابلِ بیان صورت پیدا ہوئی اور ہر وقت ربوہ آنے کو دل چاہتا۔ القصہ کچھ عرصہ بعد فراغت ملنے پر جی بھر کر ربوہ کے پاکیزہ اور روحانی ماحول میں کچھ دن گزارنے اور مرکز احمدیت کی زیارت کرنے کے لئے ربوہ آیا۔ اس وقت دارالضیافت یعنی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک کے احاطہ میں واقع تھا اور مکرم محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب (اللہ تعالیٰ ان کی عمر لمبی عطا کرے۔) لنگر خانہ کے انچارج تھے۔ تین روز بعد کسی کارکن نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ آپ مزید کتنے دن قیام کریں گے۔ عرض کیا 10/20 دن ۔ فرمایا کہ پھر حضرت میاں صاحب سے مل کر اجازت حاصل کر لیں۔ خاکسار حضرت صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کے دفتر حاضر ہوا۔ حضرت میاں صاحب نہایت محبت اور خندہ پیشانی سے کرسی سے اٹھ کر ملے۔ آپ نے نہایت شفقت سے فرمایا۔ آپ جب تک چاہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ خاندان نبوت کے کسی چشم چراغ سے میری یہ پہلی ملاقات تھی جن کے حسن اخلاق نے گھائل کر دیا۔

ان دنوں ''قصر خلافت'' کے احاطہ میں وقف جدید کے دفاتر ہوا کرتے تھے اور خاکسار چونکہ ربوہ میں سیر و زیارت اور صحبت صالحین کے حصول کیلئے آیا تھا۔ لہٰذا خاکسار دفتر وقف جدید میں (سیدنا) حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سے ملاقات کیلئے حاضر ہوا۔ آپ بھی اٹھ کر ملے۔ نہایت شفقت سے پاس بٹھایا اور نہایت شیریں زبان سے محو گفتگو رہے۔ آپ کے حسن اخلاق اور حسنِ گفتار سے بھی بے حد متأثر ہوا۔ بلکہ حیران ہوا کہ یہ لوگ انسان ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں۔ اتنے بڑے عہدوں پر فائز اور پھر خاندان نبوت کے عظیم المرتبت چشم و چراغ اور اس قدر منکسر المزاج! سبحان اللہ کہ اللہ تعالیٰ کا انتخاب کتنا سچا اور برحق ہوتا ہے۔ بہر کیف سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب سے میری یہ پہلی ملاقات تھی جس نے میری روح کو پگھلا کر رکھ دیا۔

زیارت کے ان ایام میں جس دفتر یا جس جگہ جاتا احباب ایسے پیار اور خلوص سے ملتے کہ میرے دل و دماغ نے فیصلہ کر لیا کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو ربوہ میں ہی ڈیرہ لگا لوں۔ بہت جلد ہی میرے رب کریم نے اپنے کریمانہ سلوک سے میری یہ دلی خواہش اور تمنائیں پوری فرمادی کہ 23 ستمبر 1961ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کے ادنیٰ کارکن کی حیثیت سے ملازمت مل گئی۔

یہ اللہ تعالیٰ کا میرے پر عظیم احسان ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملاقات اور زیارت ہوتی رہتی اور آپ کے ماتحت جماعتی کام کرنے کا بھی موقعہ ملتا رہا۔ بغیر کسی ترتیب کے چند واقعات جو میرے دل و دماغ پر نقش ہیں عرض کرتا ہوں جن سے آپ کی پاکیزہ سیرت کے کئی پہلو روشن ہوتے ہیں۔

ایک دفعہ ہمارے محلّہ دارالعلوم غربی کے صدر محترم چوہدری عبداللطیف خان صاحب مرحوم نے سوچا کہ محلّہ کی مسجد صادق میں تمام احباب محلّہ کو نماز مغرب کے بعد کھانا کھلانے کی دعوت دی جائے۔ صرف دعوت طعام ہو۔ جلسہ کا رنگ نہ ہو اور حضرت صاحبزادہ صاحب کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا جاوے۔ خاکسار اس وقت زعیم مجلس خدام الاحمدیہ تھا اور صدر محترم نے خاکسار کے سپرد انتظامات کر رکھے تھے۔ دعوت ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے احباب کے ساتھ مسجد کے صحن میں صفوں پر بیٹھ کر کھانا تناول فرمایا۔ تمام احباب کے چہروں پر عجیب خوشی اور مسرت تھی کہ انہیں آج حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ مل کر کھانا کھانے کی سعادت مل رہی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے مکرم صدر صاحب محلّہ کے اس طریق تربیت کی تعریف فرمائی اور فرمایا کہ کبھی کبھی یوں بھی احباب کے درمیان عہدیداروں کو بے تکلفی کے ساتھ مل بیٹھنا چاہئے۔ اس طرح باہمی محبت و اخوت اور قُربت پیدا ہوتی ہے۔ آپ اپنی

بے پناہ مصروفیت کے باجود ایسے چھوٹے چھوٹے پروگراموں میں شمولیت کیلئے وقت نکال کر اپنے خادموں کی عزت افزائی اور حوصلہ افزائی فرمایا کرتے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ بڑے حاضر جواب بھی تھے اور پاکیزہ مزاح کے جواب میں بلا تکلف اور بلا توقّف پاکیزہ مزاح بھی فرما لیتے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ جب آپ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر تھے اور مکرم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب مرحوم مہتمم مقامی تھے اور خاکسار زعیم خدام الاحمدیہ تھا۔ محترم مولانا ذبیح صاحب نے تمام زعماء اور منتظمین کے ساتھ اپنے گھر واقع دار الصدر جنوبی نزد مسجد محمود افطار پارٹی کا پروگرام بنایا اور صدر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف کو بطور مہمان خصوصی مدعو کیا۔ افطاری کا وقت قریب تھا اور حضرت صاحب تا حال تشریف نہ لائے تو مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب مرحوم نے کہا کہ ممکن ہے کہ حضرت میاں صاحب بھول گئے ہوں۔ لہٰذا مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کو یاد دہانی کیلئے آپ کے دولت کدہ پر بھجوایا گیا تو آپ اس وقت نماز مغرب کیلئے وضو فرما رہے تھے۔ فرمایا میں تو بھول گیا تھا۔ پھر جلدی جلدی تشریف لائے۔ فرمایا میں تو بھول ہی گیا تھا۔ اس پر مکرم ڈاکٹر صاحب نے کہا ”میاں صاحب آپ میری برین ٹانک کھایا کریں“ اس کے جواب میں آپ نے فوراً بلا توقف فرمایا۔ ”یہ آپ کے برین ٹانک کا ہی نتیجہ ہے“

از مکرم ملک محمد اعظم صاحب

میرے پسندیدہ اشعار

اک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

ناصر بشیر

راہ مولیٰ میں جو مرتے ہیں وہی جیتے ہیں
موت کے آنے سے پہلے ہی فنا ہو جاؤ

ثمینہ ناصر

میں وہ حرف ہوں جو لرز رہا ہے قلم کی نوک پہ آج تک
کبھی مجھ کو بھی میرے ناقدو، کسی لوح جاں پہ رقم کرو
نہ سجاؤ مسند عادلاں کہ میں خود صلیب بدوش ہوں
مجھے میرے حال پہ چھوڑ دو، نہ کرم کرو نہ ستم کرو

بشارت احمد

دشمنوں سے بھی دوستانہ رکھ
تاک اپنا مگر نشانہ رکھ
سارے کانٹے گلاب بن جائیں
خواب آنکھوں میں شاعرانہ رکھ
جنگ کا ایک یہ بھی حربہ ہے
اپنا انداز فاتحانہ رکھ

نوید احمد جنجوعہ

لہجوں میں یوں بلا کا کٹاؤ نہ تھا کبھی
اتنا معاشرے میں تناؤ نہ تھا کبھی
بکتے رہے ہیں اگلے زمانوں میں لوگ بھی
اتنا گرا ہوا مگر بھاؤ نہ تھا کبھی

عبدالرؤف

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

سید حسن خان

تم کرو چاہے ایجاد کوئی ستم
جاں سے جائیں نہیں اہل ایماں کو غم
کم پڑیں گی صلیبیں بہت منصفو
کلمہ حق کے سب ہی پرستار ہیں
اس قبیلے میں سب ہی سزاوار ہیں

پیغامِ محبت

محمد کے سچے غلاموں میں ہیں — جہاں میں کسی سے عداوت نہیں
محبت ہے دل میں سبھی کیلئے — کسی سے بھی دنیا میں نفرت نہیں

(عطاءالمجیب راشد)

معلومات

☆ دنیا میں سب سے بڑی فوج روس کی ریڈ آرمی ہے۔

☆ دنیا میں سب سے نمکین پانی بحیرہ مردار کا ہے۔

☆ دنیا کا سب سے پہلا بنک اٹلی میں 805ء میں قائم ہوا۔

☆ سورج کی بیرونی سطح کا ٹمپریچر دس ہزار سے تیرہ ہزار ڈگری فارن ہائیٹ ہے۔ جبکہ اس کا اندرونی ٹمپریچر چار کروڑ ڈگری فارن ہائیٹ بتایا جاتا ہے۔

☆ دنیا میں تین ہزار چونسٹھ زبانیں بولی جاتی ہیں۔

☆ سائنسدانوں کے مطابق ہماری کائنات کی ابتداء چودہ بلین سال پہلے ہوئی اور اس میں تقریباً ایک سو پچیس بلین کہکشائیں ہیں۔ صرف ہماری کہکشاں میں سورج کے علاوہ چار سو بلین دوسرے ستارے ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق ہماری زمین کی حیثیت کائنات میں ایسی ہے جیسے سمندر میں سوئی ڈبو کر نکالی جائے تو اس سوئی کے ناکے پر جتنا پانی ہوگا ہماری زمین کا وجود اس سے بھی چھوٹا ہے۔ اس ساری تفصیل سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

☆ انسانی خون میں تقریباً اسی فیصد پانی ہوتا ہے۔

☆ خون جسم میں اپنا ایک چکر ۲۳ سیکنڈ میں مکمل کرتا ہے۔

☆ تقریباً ۴۶ فیصد لوگوں کا بلڈ گروپ (او O) ہوتا ہے۔

☆ انسانی جسم میں دو سو چھ ہڈیاں ہوتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے معروف شاعر جناب عبیداللہ علیم مرحوم نے کیا خوب کہا ہے

ایسی تیز ہوا اور ایسی رات نہیں دیکھی
لیکن ہم نے مولیٰ جیسی ذات نہیں دیکھی

اُس کی شانِ عجیب کا منظر دیکھنے والا ہے
اک ایسا خورشید کہ جس نے رات نہیں دیکھی

بستر پر موجود رہے اور سیرِ ہفت افلاک
ایسی کسی پر رحمت کی برسات نہیں دیکھی

معروف شاعر جناب احمد فراز حالات حاضرہ پر کہتے ہیں۔

تم نے دیکھا ہے سر سبز پیڑوں پہ اب
سارے برگ و ثمر خار و خس ہو گئے
اب کہاں خوبصورت پرندوں کی رُت
جو نشیمن تھے اب وہ قفس ہو گئے

شیخ منبر پہ نا معتبر ہو چکا
رند بدنام کوئے خرابات میں
فاصلہ ہو تو ہو فرق کچھ بھی نہیں
فتویٰ دیں میں اور کفر کی بات میں

اب کوئی کس طرح قُم بہ اذنی کہے
اب کہ جب شہر کا شہر سنسان ہے
حرفِ عیسیٰ نہ صورِ سرافیل ہے
حشر کا دن قیامت کا سامان ہے

حرف نصیحت

نادان ظالموں کے نام

غیب سے گر خبر نہیں آتی
تو حقیقت نظر نہیں آتی
جو گھڑی ہاتھ سے نکل جائے
وہ کبھی لوٹ کر نہیں آتی
یہ عطائے کریم ہے ورنہ
عقل تو عمر بھر نہیں آتی
تیر ترکش کے تم چلا بیٹھے
اب کماں ہاتھ پر نہیں آتی
ہر جتن تم نے کر کے دیکھ لیا
اسکی نصرت مگر نہیں آتی
شرم اپنے کیے پہ ہی تم کو
شائد آجائے پر نہیں آتی
روشنی لامکاں پہ جا پہنچی
کیوں تمہارے نگر نہیں آتی

بوئے گلشن تو کو بکو پھیلی
اک تمہارے ہی گھر نہیں آتی
ہم پہ سورج سدا چمکتا ہے
تم پہ لیکن سحر نہیں آتی
کون سمجھائے، دھیان میں ان کی
بات میری اگر نہیں آتی
گرچہ ہے موت کا سفر درپیش
فکرِ رختِ سفر نہیں آتی
روز محشر جواب کیا دو گے
بات واں بول کر نہیں آتی
جب تلک آنکھ وا نہیں کرتے
بات بنتی نظر نہیں آتی

(عطاءالمجیب راشد)

براہِ کرم آپ ہم سے رابطہ فرمائیں

اگر آپ نے کبھی کوئی کتاب یا مقالہ لکھا ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

”ریسرچ سیل“ ایسی تمام کتب/اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889 سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔

آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔

ضروری کوائف:

۔کتاب کا نام:مصنف/ مرتب/ مترجم کا نام:۔ایڈیشن:مقام اشاعت:
۔تاریخ اشاعت:۔ناشر / طابع:۔تعداد صفحات:زبان:۔موضوع:

برائے رابطہ فون نمبرز:

انچارج ریسرچ سیل، پی او باکس 14 چناب نگر ربوہ پاکستان

آفس:0092476214953
Res:0092476214313,
Mob:00923344290902
فیکس نمبر: 0092476211943
ای میل:research.cell@ saapk org

انچارج ریسرچ سیل ربوہ

عاصی صحرائی

بچوں کی دنیا

پیارے رسول اللہ ﷺ کی پیاری باتیں

خدا کے تول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

(ابوداؤد)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری باتیں

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہیں۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔

’’بچہ کو ہر وقت کسی نہ کسی کام میں لگائے رکھنا چاہیے‘‘

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ۱۱مارچ ۱۹۳۹ء)

’’نماز اور پھر باجماعت نماز اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے‘‘

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ۲۳اپریل ۱۹۴۱ء)

’’بچو! تم اسلام کا کامل نمونہ بنو‘‘

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ ۱۳اپریل ۱۹۲۸ء

رسول اللہ ﷺ کی مہمان نوازی

ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اسوہ میں ہمیں مہمان نوازی کی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ پہلی وحی کے موقع پر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ سے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو ضائع نہیں کرے گا آپؐ تو مہمان نوازی کرتے ہیں اور حقیقی مصائب میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب بدء الوحی)

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک کافر مہمان ٹھہرا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ دودھ پلا کر اس کی تواضع کی جائے، دودھ پیش کیا گیا۔ اس نے بکری کا دودھ پی لیا۔ پھر دوسری کا دودھ اسے پلایا گیا وہ بھی پی گیا پھر تیسری اور چوتھی بکری کا۔ یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ اسے پلایا گیا تب کہیں اس کا پیٹ بھرا، وہ آپؐ کی اس بے تکلف مہمان نوازی اور حسن سلوک سے اتنا متاثر ہوا کہ اگلے دن اس نے اسلام قبول کر لیا۔ حضور ﷺ نے دوسرے روز پھر اس کے لئے دودھ لانے کا حکم دیا۔ ایک بکری کا دودھ تو اس نے پی لیا لیکن دوسری بکری کا سارا دودھ نہ پی سکا بلکہ اس میں سے کچھ بچ رہا۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا مومن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

(ترمذی کتاب الاطعمۃ)

فتح خیبر کے موقع پر حبشہ کے مہاجرین حضرت جعفر طیارؓ کی سرکردگی میں واپس لوٹے۔ انہیں نجاشی کا بھیجا ہوا ایک وفد بھی تھا۔ آنحضرت ﷺ خود ان لوگوں کی مہمان نوازی فرماتے رہے۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ حضور ﷺ ہم حاضر

ہیں آپؐ کیوں تکلیف فرماتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا انہوں نے ہمارے صحابہؓ کی عزت کی تھی میں پسند کرتا ہوں کہ خود اپنے ہاتھوں سے ان کی مہمان نوازی کروں کہ یہ ان کے احسان کا بدلہ ہے۔ (سیرت الحلبیہ جلد 3 ص 49)

ایک دفعہ ایک یہودی آپؐ کے پاس مہمان ٹھہرا۔ رات پیٹ کی خرابی کے باعث اس نے حضور ﷺ کے بستر پر پاخانہ کر کے اسے خراب کر دیا۔ علی الصبح شرم کے مارے بغیر بتائے چپکے سے چلا گیا۔ جلدی میں اپنی تلوار بھول گیا۔ جب تلوار لینے واپس لوٹا تو کیا دیکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اس کا گند بھرا بستر خود دھو رہے تھے۔

ایک مشہور وفد بحرین سے آیا تھا جسے وفد عبدالقیس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس وفد کے ارکان بیان کیا کرتے تھے کہ ہم حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ اور صحابہؓ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو ہمارے لئے جگہ فراخ کر دی گئی۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خوش آمدید کہا۔ پھر حضور ﷺ نے ہم سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے؟ ہم نے منذر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا۔

آپؐ نے ہمارے سردار کو اپنے قرب میں جگہ دی اور اس سے محبت اور لطف کا سلوک فرمایا۔ حضور ﷺ نے انصار سے فرمایا کہ اپنے ان بھائیوں کا پورا اکرام کرنا کیونکہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے ان کو اہل مدینہ سے ایک مناسبت اور مشابہت ہے کہ یہ لوگ خوشی سے از خود مسلمان ہوئے ہیں، جب صبح وفد کے لوگ حضور ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ نے ان سے پوچھا تمہارے بھائیوں نے تمہارے اکرام اور ضیافت میں کوئی کسر اٹھا تو نہیں رکھی۔ وفد کے سب لوگوں نے بیک زبان یہی جوب دیا کہ یہ ہمارے بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے اور عمدہ کھانے کا انتظام کیا اور صبح ہوئی تو ہمیں قرآن شریف اور سنتِ رسول ﷺ کی باتیں بھی سکھانے لگے۔ حضور ﷺ کو انصار کا یہ سلوک بہت پسند آیا۔ آپؐ نے وفد کے ہر فرد سے جو جو دینی باتیں اس نے اپنے میزبان سے یاد کی تھیں خود سنیں اور خود بھی ان کوئی باتیں سکھائیں۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 433)

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ کی روشنی میں مہمان نوازی کے سلیقے سیکھے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اقوالِ زریں

۱۔ نماز پڑھو، نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔ (حضرت مسیح موعود)

۲۔ یہ دنیا چند روزہ ہے سب یار و آشنا الگ ہونے والے ہیں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

۳۔ ہر قوم کی زندگی اس کے نوجوانوں سے وابستہ ہے۔ (حضرت مصلح موعود)

۴۔ ہر ایک سے پیار کرو، کسی سے نفرت نہ کرو۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

۵۔ جھوٹے مذاق نہ کریں۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

۶۔ کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس)

طریقِ اذان

اذان دینے والا قبلہ رخ کھڑے ہو کر شہادت کی انگلیاں کانوں پر رکھے اور بلند آواز سے ٹھہر ٹھہر کر چار بار

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے — یعنی اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — دو بار کہے یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ — دو بار یعنی محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ — دائیں جانب منہ کر کے دو بار کہے یعنی نماز کی طرف آؤ۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاح — بائیں جانب منہ کر کے دو بار کہے یعنی کامیابی کی طرف آؤ۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ — قبلہ رخ ہو کر دو بار کہے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ — قبلہ رخ ہو کر ایک بار کہے۔

فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد دو بار اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم یعنی نماز بہتر ہے نیند سے۔ سننے والا کہے صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ یعنی سچ کہا تو نے اور بھلائی کی بات

ہی اور اذان سننے والا موذن کے کلمات دہراتا جائے اور جب حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر آئے تو سننے والا کہے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ یعنی اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں۔

کر نہ کر

(حضرت میر محمد اسماعیلؓ)

۱۔ تُو کرسی یا بینچ پر بیٹھ کر عادتاً پاؤں نہ ہلا۔

۲۔ تُو جس طرح اپنے چہرہ کو صاف رکھتا ہے اسی طرح اپنی گردن اور پیروں کو بھی صاف رکھ۔

۳۔ تُو خیال رکھ کہ تیرے سانس سے بدبو تو نہیں آتی۔

۴۔ تُو منہ سے سانس لینے کی عادت چھوڑ دے اور ناک سے سانس لیا کر۔

۵۔ تُو ایسی جگہ وضو نہ کر جہاں لوگ پیشاب کرتے ہوں۔

نظم

یہ بات سمجھ میں آئی نہیں، اور امی نے سمجھائی نہیں
میں کیسے میٹھی بات کروں، جب میٹھی چیز کھائی نہیں!
یہ بات سمجھ میں آئی نہیں
آپا بھی پکاتی ہیں حلوہ، وہ آخر کیوں حلوائی نہیں؟
یہ بات سمجھ میں آئی نہیں
نانی کے میاں جب نانا ہیں، دادی کے میاں جب دادا ہیں،
تب آپی سے میں نے پوچھا، باجی کے میاں کیا باجا ہیں؟
وہ ہنس ہنس کر یہ کہنے لگیں، اے بھائی نہیں، یوں بھائی نہیں،
یہ بات سمجھ میں آئی نہیں
جب نیا مہینہ آتا ہے، بجلی کا بل آجاتا ہے،
حالانکہ بادل بیچارہ، یہ بجلی مفت لٹاتا ہے،
پھر ہم نے اپنے گھر بجلی کیوں بادل سے لگوائی نہیں؟
یہ بات سمجھ میں آئی نہیں
گر بلی شیر کی خالہ ہے، پھر ہم نے اسے کیوں پالا ہے؟
کیا شیر بہت نالائق ہے؟ خالہ کو مار نکالا ہے؟
یا جنگل کے راجا کے یہاں، کیا ملتی دودھ ملائی نہیں؟
یہ بات سمجھ میں آئی نہیں
کیوں لمبے بال ہیں بھالو کے؟ کیوں اس کی ٹنڈ کروائی نہیں؟
کیا وہ بھی گندہ بچہ ہے؟ یا اس کے ابو، بھائی نہیں؟
یا اس کا ہیئر سٹائل ہے، یا جنگل میں کوئی نائی نہیں؟
یہ بات سمجھ میں آئی نہیں
جو تارے جگمگ کرتے ہیں، کیا ان کی چاچی، تائی نہیں؟
ہوگا کوئی رشتہ سورج سے، یہ بات ہمیں بتلائی نہیں؟
پر چاند کس کا ماموں ہے، جب امی کا وہ بھائی نہیں؟
یہ بات سمجھ میں آئی نہیں، اور امی نے سمجھائی نہیں
میں کیسے میٹھی بات کروں، جب میٹھی چیز کھائی نہیں!

دلچسپ معلومات

1۔ دنیا کی پہلی سڑک 1854 میں پیرس میں بنائی گئی۔

2۔ ایک صرف امریکہ میں ہی 3 ملین کلومیٹر لمبی سڑکیں ہیں جو کہ اگر سیدھی کی جائیں تو 4 بار چاند پر جا سکتی ہیں۔

3۔ آسٹریلیا کی Highway تمام ملک کے اردگرد جاتی ہے اور دنیا کی سب سے لمبی قومی شاہراہ ہے جسکی لمبائی تقریباً 20,000km سے بھی زیادہ ہے۔

4۔ 1974 میں قطب جنوبی (Antarctica) کے پنگوئن کا ایک انڈہ صحیح حالت میں آسٹریلیا کے ساحل پر ملا تھا جو دو ہزار کلومیٹر کا سمندری سفر کر کے آسٹریلیا پہنچا تھا۔

آج کا کام نہ رکھو کل پر

ایک دفعہ کسی گاؤں کا چودھری سودا لینے شہر میں آیا تو دیکھا، کسی جگہ لوگ ایک وکیل کی بڑی تعریف کر رہے ہیں کہ وہ تو سو سو روپے کی ایک ایک بات بتاتا اور ہزار ہزار روپے کا ایک ایک نکتہ سمجھاتا ہے۔

چودھری نے دل میں کہا ہم بھی چل کر اس کی کوئی بات سن آئیں تو بہت اچھا ہو یہ سوچ کر وہ وکیل کے مکان پر پہنچا اور کہا۔ وکیل صاحب! میں نے آپ کی باتوں کی بہت تعریف سنی ہے کوئی بات مجھے بھی سنا دیجیے۔ وکیل نے کہا، ہم تو ایک بات کی فیس ایک اشرفی لیا کرتے ہیں۔ یہ سن کر چودھری کا شوق اور بھی بڑھا اور اس نے پندرہ روپے نکال وکیل صاحب کے سامنے رکھ دیے۔ روپے لے کر وکیل صاحب نے ایک کاغذ کے پرزے پر یہ مصرع لکھ دیا۔

آج کا کام نہ رکھو کل پر

چودھری واپس آیا تو مزدوروں نے کھیت کاٹ کر بہت سا غلہ نکال رکھا تھا۔ شام کو وہ چودھری سے مزدوری لینے آئے تو اس نے کہا۔ اس اناج کو گھر میں پہنچاؤ گے تو مزدوری ملے گی۔ مزدوروں نے کہا اب تو وقت گزر چکا ہے کل دن نکلتے ہی رکھوا لیں۔ دوسروں کے اناج بھی تو سب باہر ہی پڑے ہیں۔ چودھری بولا بھائیو! میں نے تو آج ہی پندرہ روپے دے کر یہ بات سیکھی ہے۔ پس میں تو اسی وقت رکھواؤں گا۔

آخر مزدوروں کو اناج گھر میں رکھنا ہی پڑا۔ اتفاق سے اسی رات اس زور کی بارش ہوئی کہ سارے گاؤں والوں کا غلہ پانی میں بہہ گیا یا خراب ہو کر رہ گیا۔ مگر چودھری کا غلہ بالکل بچا رہا اور بیچتے وقت اسے اتنا نفع ہوا کہ ایک اشرفی کے بدلے بیسیوں اشرفیاں وصول ہو گئیں۔

پن یا قلم

بچو! ہم اپنی روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اور انسان کی ایجاد کی ہوئی بے شمار چیزیں استعمال کرتے ہیں۔ مگر بچو، ہم نے کبھی رک کر ان چیزوں پر غور نہیں کیا کہ یہ کیسے بنیں یا کیوں بنیں یا اگر یہ نہ ہوتیں تو ہم اس کی جگہ پر کیا استعمال کرتے؟ انہی چیزوں میں سے انسان کی ایک اہم ایجاد قلم یا پن ہے۔ یہ ہے تو بہت معمولی سی چیز مگر اتنی اہم ہے کہ شاید اسی کی ایجاد سے انسان ترقی یافتہ زندگی کی طرف گامزن ہوا۔ آئیں اس اہم چیز کے بارے میں چند دلچسپ باتیں معلوم کریں۔

پن لاطینی لفظ Pinna یا Feather سے نکلا ہے جس کا مطلب ایک ایسا آلہ جو لمبائی میں ہے اور گول ہے اور جس سے کسی سطح پر لکھنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

پرانے زمانے میں انڈیا میں سب سے پہلے پن کا استعمال کیا گیا۔ لیکن یہ پن کسی بڑے پرندے کا پَر ہوتا تھا یا ناریل کی شاخ۔ اور تقریباً 500 B.C میں مہابھارت یا رامائن میں یہ استعمال کیے گئے۔ قدیم مصریوں نے کسی درخت کی شاخ کو کاٹ کر درخت ہی کی چھال (Skin) پر لکھنا شروع کیا۔ یہ سلسلہ Middle Ages تک چلتا رہا پھر 7 ویں صدی تک پرندے کے پَر کا استعمال کیا گیا۔ پرندے کے پَر سے بنے قلم یورپ میں تقریباً 700AD میں متعارف ہوئے۔ اور دلچسپ بات یہ ہے کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا Constitution اس سے 1787 میں لکھا گیا۔ پرانی بائبل کے نسخے جو کہ 1947 میں اسرائیل میں ملے وہ پرندے کے پَر ہی سے لکھے گئے۔ یہ قلم تقریباً 19 ویں صدی تک استعمال ہوئے۔

پومپیائی کے کھنڈرات سے ایک میٹل کی نب برآمد ہوئی۔ جون مچل نے 1822 میں بڑے پیمانے پر میٹل نب بنانی شروع کیں اور اسکے بعد ان نبوں کا استعمال عام ہونا شروع ہوا۔ پرانی تاریخ کے مطابق فاؤنٹین پن 10 ویں صدی میں استعمال ہونے شروع ہوئے۔ کہتے ہیں کہ 953 میں مصر کے خلیفہ نے یہ حکم دیا کہ اسے ایسا پن دیا جائے جس سے اسکے کپڑے اور ہاتھ خراب نہ ہوں۔

چنانچہ اسے یہ فاؤنٹین پن دیا گیا۔ 1827 میں فرانس کی حکومت نے ایک طالبعلم کے بنائے ہوئے فاؤنٹین پن کو عام کیا۔

پہلا بال پوائنٹ 30 اکتوبر 1888 میں بنا۔ 1960 میں فلٹ ٹپ پن ٹوکیو کی کمپنی نے ایجاد کیا۔ رولر بال پنز 1980 میں متعارف ہوئے۔ اسطرح پن ترقی کرتا ہوا 1980 سے 1990 تک جدید شکل میں آیا۔

بچو! یقیناً آپ نے اس دلچسپ معلومات سے لطف اٹھایا ہوگا اور اب آپ آسانی سے اپنے دوستوں پر اپنی علمیت کی دھاک بٹھا سکتے ہیں۔

ہنسنا ہنسانا

۱۔ گاہک (بیرے سے) میں نے ایک گھنٹے پہلے مرغ کا آرڈر دیا تھا، ابھی تک نہیں آیا۔

بیرا: ”جناب! تھوڑی دیر اور صبر کریں، پڑوسیوں کا مرغ پکڑنا آسان کام نہیں۔“

۲۔ ایک دوست (دوسرے سے) ”میرا گھوڑا کسی بھی چیز سے نہیں ڈرتا، چاہے وہ کتنی ہی ڈراؤنی کیوں نہ ہو۔“

دوسرا دوست: ”ظاہر ہے تمہیں جو ہر وقت دیکھتا رہتا ہے۔“

۳۔ ماں (بیٹے سے) ”بیٹا پیدل چلیں یا رکشے پر؟“

بیٹا: ”جیسے آپ کی مرضی، ویسے اگر پیدل چلنا ہے تو مجھے گود میں اٹھالیں۔“

۴۔ مالک مکان (کرائے دار سے): ”آپ کو یہ احساس کب ہوا کہ چھت سے پانی ٹپک رہا ہے؟“

کرائے دار: ”کل جب میں ڈائننگ ٹیبل پر سوپ پینے بیٹھا تو اسے ختم کرنے میں دو گھنٹے لگ گئے۔“

ذہن آزمائیے

نیچے دی گئی تاریخیں جماعت کیلئے بہت اہمیت رکھتی ہیں کیا آپ بتا سکتے ہیں؟

۱۔ 18 دسمبر 1928 ۲۔ 12 جنوری 1889

۳۔ 15 ستمبر 1950 ۴۔ 1841

۵۔ 16 نومبر 1909

اشارہ: یہ تمام تاریخیں بہت معزز اور مقدس شخصیات کے یومِ پیدائش ہیں۔

فرق تلاش کریں

یہ لندن برج کی تصویریں ہیں اس میں 7 جگہ پر فرق ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں؟

(دریائے ٹیمز پر واقع ہے، اسکی لمبائی 244 میٹر ہے، 19 ویں صدی کے وسط سے بننا شروع ہوا، اسمیں 70,000 ٹن کنکریٹ اور 11,000 ٹن سٹیل استعمال ہوا، اس پر کل £1,184,000 خرچ آیا اور یہ 30 جون 1894 کو کھولا گیا، اسکا افتتاح پرنس آف ویلز نے کیا۔)

پانی سے وزن کم کرنا

وہ لوگ جو ہر وقت اس الجھن میں رہتے ہیں کہ اپنا وزن کیسے کم کیا جائے ان کے لئے نسخہ ہے کہ وہ زیادہ پانی پیئیں کیونکہ پانی میں نہ تو کیلوریز ہوتی ہیں، نہ چربی یا کولیسٹرول اور اس میں سوڈیم بھی نہیں ہوتی ہے۔ نیز پانی چربی کو تحلیل کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔

حالیہ تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اگر کم مقدار میں پانی پیا جائے تو جسم میں چربی میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا ہے جبکہ اس کے برعکس جتنا زیادہ پانی پیا جائے جسم میں اتنی ہی کم چربی پیدا ہوتی ہے۔

اگر ہم زیادہ مقدار میں پانی نہیں پیتے تو نتیجتاً ہمارے گردے بھی بہتر طور پر اپنا کام نہیں کرپاتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کے حصے کا کچھ کام جگر کو کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے جگر پر کام کا بوجھ بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنا کام احسن طریق پر سرانجام نہیں دے پاتا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ درج بالا کا وزن کم کرنے سے کیا تعلق بنتا ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ چونکہ میٹابولائزنگ فیٹس (چربی کو تحلیل کرنے کا عمل) جگر کا بنیادی فعل ہے اور جب جگر کو گردوں کا کام بھی کرنا پڑتا ہے اور وہ اپنا مقررہ کام بطریق احسن نہیں کرپاتا تو اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ فیٹس (چربی) کم مقدار میں میٹابولائز (تحلیل) ہوتے ہیں اور جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وزن بڑھنا شروع ہوجاتا ہے۔

جب ہم ڈائٹنگ کرتے ہیں تو اس دوران ہم کیلوریز کو ایک خاص حد سے زیادہ جسم میں جانے سے روکتے ہیں اور ایسا کرنے سے پانی کی تقریباً 30 فیصد مقدار جو خوراک کی صورت میں ہر انسان اپنے اندر لے جاتا ہے ہم اس مقدار کو کم کردیتے ہیں کیونکہ ہم ڈائٹنگ پر ہوتے ہیں لہٰذا اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جب کوئی شخص ڈائٹنگ پر ہو تو اسے چاہئے کہ زیادہ مقدار میں پانی پیئے تاکہ پانی کی وہ مقدار جو بذریعہ روزمرہ خوراک جسم میں جاتی ہے جسم کو مہیا ہوتی رہے اور ہمارا جسم پانی کی کمی کا شکار نہ ہو۔

جسم کو پھولنے سے بچانے کا سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ اپنے جسم کو وہ دیں جس کی اسے ضرورت ہے یعنی زیادہ سے زیادہ پانی۔

اسوقت بہت حیرانی ہوتی ہے جب یہ سننے کو ملتا ہے کہ جناب میں زیادہ پانی اس لئے نہیں پیتا کیونکہ زیادہ پانی پینے سے میرا جسم پھول جاتا ہے۔

جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اور وہ یہ کہ جس قدر آپ کم مقدار میں استعمال کریں گے آپ کے جسم کے پھولنے کے امکانات اتنے ہی زیادہ ہوں گے۔

(الفضل ربوہ)

حضور انور کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۶ء کے حوالہ سے

ایک نظم

جو شرارے شرارت کے اٹھنے لگے ان کے شر سے ہمیں خود بچا مالکا
اپنی ہی آگ میں راکھ ہو جائیں وہ ، ان کو دے ان کے شر کا صلہ مالکا
جو ترے سلسلہ کو مٹانے کی خاطر شب و روز مدت سے مصروف ہیں
ان کا انجامِ بد تو دکھا دے انہیں پیس دے ان کی خاک اب اڑا مالکا
اب تلک وہ جو ظلمت کی تاریکیوں کے لحافوں میں ہیں لوگ سوئے ہوئے
اپنی چمکار کوئی دکھا دے انہیں خوابِ غفلت سے ان کو جگا مالکا
قومِ مسلم بنا اپنے قائد کے جو آج پستی و ذلت میں ہے گِر چکی
اپنی قدرت کا کوئی کرشمہ دکھا اس کی عظمت کو پھر دے بڑھا مالکا
عصرِ بیمار ہے جاں بہ لب شافیا کاش اپنے مسیحا کو اب جان لے
اس کو توفیق طاقت عطا کر ، کوئی معجزہ کر ، کوئی دے دوا مالکا
جو بھی فرعون ہو اس کو نابود کرنا ازل سے رہی ہے یہ سنت تری
آج کل جو بنے بیٹھے فرعون ہیں ان کا نام و نشاں بھی مٹا مالکا
آسماں سے جو عروۂ وثقٰی خلافت کی صورت میں ہم پہ اتارا گیا
تا قیامت سلامت تُو رکھنا اسے کل جہاں کی ہے اس میں بقا مالکا
میرے آقا و مرشد نے عرضِ دعا تیرے دربار میں اب جو بھجوائی ہے
آسماں سے کوئی اپنا زندہ نشاں پوری دنیا کو دے تُو دکھا مالکا
تیری نظروں میں وہ جو وفادار ہیں ان کی صف میں رہوں تا دمِ آخرش
ہے فقط تُو ہی تُو اور کوئی نہیں سب سے بڑھ کر ہے تُو باوفا مالکا
میری کوئی تمنا نہیں ہے مگر تجھ سے خیرات و پرشاد ملتا رہے
تیری نظرِ عنایت کا محتاج ہوں میں ظفرؔ ایک چاکر ، گدا مالکا

مبارک احمد ظفر (لندن)